

شہر ذات ---- از - مریم اعوان۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

شہر ذات

مریم اعوان

EPISODE : 6-7

کہ تجھے کیا خبر میرے ہمسفر، میں بکھر گیا کدھر کدھر۔۔۔۔۔ جو ہو سکے تو مجھے پھر بنا، میری ساری
خاک سمیٹ کر

دری بھیا کہاں ہے آپ، کب سے ویٹ کر رہی ہوں میں۔۔۔۔۔ وہ کالج کے گیٹ کے پاس کھڑی
روڈ پر نظریں دوڑاتی جھنجھلاہٹ سے بولی تو دوسری طرف فون پر موجود شخص نے کچھ کہا جس پر وہ
یو نہی غصے کے تاثرات سے سر ہلائے فون کھٹک سے بند کرتی واپس بیچ کی طرف آئی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا!۔۔۔۔۔ گیٹ کے قریب بنی سیمنٹ کی ویٹنگ بینچ پر بیٹھی مرحانوال کو یوں فکر مند ہوتے دیکھ پوچھنے لگی ان کا آف آدھے گھنٹے پہلے ہی ہو چکا تھا اور تقریباً سارا ہی کالج خالی ہو گیا تھا بس کچھ ہی گالز موجود تھی جنہیں لینے والے ابھی تک ائے نہیں تھے درید بھی آج تھوڑا لیٹ ہو گیا تھا تبھی وہ یوں پریشان تھی لینے تو روجی کو بھی ابھی کوئی نہیں آیا تھا پر وہ ریلیکس سی بینچ پر بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی

کہہ رہیں گاڑی کا ٹائیر پنچر ہو گیا تھا بس آرہیں ہے۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھتی وہ درید کے لیٹ آنے کا سبب بتانے لگی ساتھ اپنے بیگ سے چپس کا پیکٹ نکال کر کھولتے مرحا کی طرف بڑھایا

ہم نے تو پہلے ہی کہاں تھا 'تم خوا مخواہ ہی ٹیشن لے رہی تھی۔۔۔۔۔ چپس کے بڑھائے پیکٹ میں سے چپس نکال کر وہ منہ میں رکھتی نوال کے اتنی سی بات پر پریشان ہونے پر بولی جس پر وہ تائید بھرا سر ہلاتی چپس کھانے لگی وہ اب قدرے پرسکون ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں کون لینے ائے گا۔۔۔۔۔ اور گرد نظریں دوڑاتے اچانک نوال کو یاد آیا کہ روجی کو لینے بھی کوئی نہیں آیا تھا ابھی تک تبھی موبائل میں گم مرحا کو دیکھتے اس نے پوچھا کیونکہ آج پہلی بار ہی وہ یوں

Posted On Kitab Nagri

اس کے ساتھ بیٹھی انتظار کر رہی تھی ورنہ اس کے تراب بھیا اور آغا جان نے کبھی اسے یوں انتظار کرنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اور تو اور اس کے اکرم چچا (ڈرائیور) بھی چھٹی سے پہلے ہی آجایا کرتے تھے۔۔۔۔۔

کدو'۔۔۔۔۔ انسٹاگرام کی ریل کو اسکرول کرتی وہ مختصر سا بولی ساتھ ہاتھ بڑھا کر اس کے چپس کے پیکٹ میں سے چپس نکال کر منہ میں ڈال گئی۔۔۔۔۔

تو اسے فون کر کے پوچھو کے کیوں نہیں آیا ابھی تک "۔۔۔۔۔ اس کے اس قدر ریلکیس انداز پر نوال تعجب بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جہاں تک وہ اسے جانتی تھی مرحایوسف کو انتظار کرنے سے سخت چڑ تھی اور اب وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے داؤد کا انتظار کر رہی تھی وہ بھی پیشتر کے ساتھ۔۔۔۔۔

ہم کیوں کرے فون اسے " اسے ریسپونسیبیلٹی دی ہیں بھیا نے ہمیں پک کرنے کی تو وہ کرے۔۔۔۔۔ نوال کی بات پر وہ ناک چڑھاتے بولی وہ خود بھی آج بہت تھک چکی تھی اگر کو تراب انے والا ہوتا اسے پک کرنے کو تو وہ فون کر کر اس کا دماغ کھا جاتی پر آج داؤد نے آنا تھا اور اسے فون کرنا مرحامیڈم کو گوارا نہیں تھا کہ وہ کیا سوچے گا وہ اس کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو ہو سکتا ہے وہ بھول چکا ہوں 'یار تم لیسٹسٹ اسے یاد تو کرواؤ۔۔۔۔۔۔ اس کی بے تکی بات پر وہ اسے گھورتے ہوئے بولی اپنے جانی دشمن کو ایک فون کال کرتے میڈم کی جان جا رہی تھی نوال کی بات کو انور کیے وہ اس کی طرف سے قدرے رخ پھیر کر بیٹھ گئی مطلب صاف تھا وہ اسے مزید سننا نہیں چاہتی تھی اس کی پیٹھ موڑ کر بیٹھنے کی حرکت پر مقابل سلگ کر رہے گی پر کچھ کہہ نہیں سکتی تھی

☆☆☆☆☆☆

یہ گرد بادِ تمنا میں گھومتے ہوئے دن۔۔۔۔۔۔ کہاں پہ جا کے رکھیں گے یہ بھاگتے ہوئے دن چل جلدی کچھ اسپاکی سا کھانا آڈر کر ساتھ بیٹھا بھی۔۔۔۔۔۔ وہ تینوں ایک فینسی ریسٹورنٹ ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے رافع کی فرسٹ پوزیشن لینے کی خوشی میں وہ ان دونوں کو ٹریٹ دے رہا تھا اگر یہ کہا جائے کہ زبردستی وہ دونوں لے رہیں تھے تو غلط نہ ہوگا۔۔۔۔۔۔

سالوں ابھی کالج کی کیمینٹین میں تو تم دونوں نے اتنا کھایا ہے اور یونی والوں کی بریانی پھوڑی وہ الگ 'اتنا کھانا تمہارا پیٹ اسٹور کیسے کر لیتا ہے۔۔۔۔۔۔ رافع منہ پر بیچارگی سجائے ہاتھ میں پکڑے مینیو کارڈ پر ایک سرسری سی نگاہ ڈالتے اپنے سامنے بیٹھے ان دونوں افلاطونوں کو دیکھتے بولا جو آج یوں کھا رہیں تھے جیسے جنموں کے بھوکے ہو پہلے تو ان دونوں نے اس سے کالج میں پارٹی لی ہے جو وہ اپنی جیت کی

Posted On Kitab Nagri

خوشی میں خوش ہو کر دئے بھی گیا اس کے بعد یونی والوں کی طرف سے ملی بیف بریانی کھائی۔ پھر یونی سے گھر کے لیے نکلے تو بایک اکر یہاں ائیرے کے مہنگے ترین ہوٹل کے سامنے روک کر جیت کی دوبارہ پارٹی مانگنے لگے وہ دونوں تو یوں کر رہیں تھے جیسے وہ ایک معمولی سافر سٹ پوزیشن آورڈ نہیں بلکہ اوسکر جیت کر آیا ہو سالوں کی پارٹی ہی خاتم نہیں ہو کے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

برو یوڈونٹ وری 'تو مانگا کھانا خاتم کرنا ہماری ذمہ داری ہو گئی تیرے باپ کی کمائی ضائع نہیں جانے دینگے۔۔۔۔۔ ٹیبل پر سے مینیو کارڈ اٹھا کر ایک بار پھر داؤد اس کے ہاتھ میں پکڑا تا اس کا شانہ تھتھپاتا بولا جیسے وہ اس کو پیسے خرچ کرنے پر زور دے رہا ہوں کہ آج اس نے اپنی جیب خالی کرنی ہے تو بس کرنی ہے۔۔۔۔۔

خود ہی کر لو۔۔۔۔۔ ایک نظر کھانوں کے ریٹس پر ڈالتا وہ مینیو کارڈ ٹیبل پر پھینکنے کے انداز سے ڈالتا بولا اور خود اپنی چھ مہینے کی پوکٹ منی کے خرچ ہونے کی ٹیشن میں میز پر رکھا پانی جگ اٹھا کر پانی گلاس میں ڈالنے لگا تا کہ کچھ دیر میں آنے والے بل کے لیے خود کو ریلیکس کر سکے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

چل میں کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اس کے کارڈ پھینکنے پر حیدر جھپٹنے کے انداز میں اسے اٹھاتا بولا ساتھ اسے کھول کر وہ اب کھانوں کی ورائیٹیز چیک کر رہا تھا جس پر داؤد بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہا تھا

ایکسیوزمی'۔۔۔۔۔ آڈر فائنل کرتے اس نے پاس سے گزرتے ویٹر کو ہاتھ سے اشارہ کرتے آواز لگائی تو وہ یس سر کہتا مودا بانہ انداز لیے ان کے ٹیبل کے قریب آیا۔۔۔۔۔

ٹو پیرونی پیزا، ٹو فحیتا پیزا ودا ایکسٹر اچیز، ون گارلک بریڈ، ٹو ایکسٹر چیز کوٹیڈ فرائز، ون پلیٹ ڈرم اسٹیک، اینڈ دی لاسٹ چو کلیٹ میکرونز" اور ہاں ساتھ ایکسٹر کیچپ اور سوس کے ساتھ کوک بھی۔۔۔۔۔۔۔ حیدر صاحب ہاتھ میں پکڑے مینیو کارڈ پر نظریں جھکائے آڈر کی ایک لمبی سی لسٹ ویٹر کو لکھوانے لگے جسے وہ اپنی ہاتھ میں پکڑی نوٹ بوک پر اترنے لگا جبکہ رافع صرف پیسوں کا حساب لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ویٹ "اوائے تو کچھ آڈر نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ ویٹر کو جاتا دیکھ داؤد اسے رکنے کا کہتا سامنے چپ چاپ بیٹھے رافع سے مخاطب ہوئے بولا تو وہ جو پہلے ہی اپنی پوکٹ منی یوں اڑاتے دیکھ ان دونوں کو گھور رہا تھا داؤد کی بات پر جھٹکے سے سیدھا ہوا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب 'یہ اتنا سب کچھ صرف تم دونوں ہی کھاؤ گے۔۔۔۔۔ داؤد کی بات پر وہ صدمے کے زیر اثر پوچھنے لگا انھوں نے اتنا کھانا صرف خود کے لیے آڈر کیا تھا کیا۔۔۔۔۔

ہاں 'وہ کینیٹین میں برگر اور پھر بریانی کھالی تھی نہ اس لیے ابھی زیادہ بھوک نہیں ہے یہ تو ہم صرف تیری خوشی میں خوش ہو کر چکھ لے گے۔۔۔۔۔ اس کو یوں صدمے میں جاتے دیکھ حیدر نے احسان کرنے والے انداز میں جتایا جیسے وہ یہ سب صرف اس کی خوشی کے لیے کر رہیں ہو اور وہ انھیں زبردستی یوں کرنے کا کہہ رہا ہو۔۔۔۔۔

اونلی جوس "ویٹر کو سر پر کھڑا دیکھ جو وہ انھیں کچھ سخت کہنے والا تھا خون کے گھونٹ بھر کر وہ ویٹر کی طرف متوجہ ہوئے بولا تو وہ سر ہلاتا مڑ گیا "کھانے کا انتظار کرتے وہ دونوں اب ریسٹورینٹ کی انٹریئر ڈیزائینگ اور اس کی آرہیجمنٹس پر تبصرے کر رہیں تھے جبکہ وہ اپنے موبائل پر آنے والی کال پر مصروف ہو گیا۔ دور کسی کی نظریں ان پر ہی ٹکی تھی اس شخص نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ماری اور دوسری اس غافل وجود پر۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

وہ دیکھنے آیا تھا کہ کس حال میں ہیں ہم!

یہ ایک بڑی سی اونچی اور چوڑی عمارت تھی جو اب تھوڑی خستہ حالت میں تھی دیوروں کے رنگ اب ہلکے ہلکے اترتے نیچے کیے گئے سیمنٹ کی جھلک دیکھلا رہیں تھے۔ تیز دھوپ دار تپش میں وہ بڑا سا صحن جھلس رہا تھا ایسے میں اطراف میں لگے بڑے قد آوار نیم کے درختوں نے جگہ جگہ اپنا سایہ کیا ہوا تھا۔ سفید اور کالی دھاریوں والے سوٹوں میں ملبوس کئی لوگ ان درختوں کی چھاؤں میں بیٹھے اپنے ان گزرے ماہ سال کے بارے میں سوچ رہیں تھے جو وہ اس جیل کی ان اندھیر زدہ کوٹھریوں کی نظر کر چکے تھے۔۔۔۔

فردوس صاحب مجھے نہیں پتہ اپ کیا کر رہیں ہے مجھے صرف اتنا پتہ ہیں کہ دو دن کے اندر اندر مجھے باہر انا ہے اور کس طرح آنا ہے یہ اپ جانتے ہیں۔۔۔۔۔ قیدی کی وردی کی جگہ بادامی رنگ کے سوٹ میں ملبوس ملاقاتی کمرے میں ایک درمیانی عمر کا شخص سرخ چہرہ لیے بھیچے جبرٹوں کے ساتھ اپنے سامنے وکیل کی یونیفارم میں ملبوس بیریسٹر فردوس صاحب کو دیکھتے ہوئے بولے۔ آواز میں دبہ غصہ، غرور اور خود سری کی جھلک تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھئے رانا صاحب میں کوشش کر رہا ہوں "پر کیا کروں نیب نے اپ کے تمام اثاثوں کو ضبط کر لیا ہے جن کے نام وہ پروپرٹی ہے انھیں اگلے ہفتے سے پیشی کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ ان تماموں کے بیان لیے جائیے گے اور جب تک یہ بات کلیئر نہیں ہو جاتی کہ وہ سارے اثاثے اپ کے لیگل ہے تب تک اپ کی رہائی مشکل ہے۔۔۔۔۔ بیریسٹر فردوس نے اپنے دائیں جانب بیٹھے تراب سے ایک خاکی رنگ کی فائل لیتے رانا شجاعت کے اگے ٹیبل پر ڈالتے انھیں تمام حالات سے وقف کیا اس فائل میں ان کی تمام پروپرٹی جو پاکستان میں اور باہر کے ملکوں میں تھی ان سب کے ریکورڈس موجود تھے۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے 'جب تک فیصلہ نہیں آیا گے کیا میں یہی لٹکار ہونگا۔۔۔۔۔ ان کی بات پر وہ اپنے لہجے کی حیرانی چھپائے بغیر بولے وہ جانتے تھے کہ ان کے کتنے اثاثے تھے اور ان کی تفشیش میں کتنا وقت لگنا تھا۔ مگر وہ یہ بھی اچھے سے جانتے تھے کہ قلم کیسے بکتا ہیں۔۔۔۔۔

نہیں میں کوشش کر رہا ہوں انشاء اللہ جلد ہی جج صاحب کوئی فیصلہ کرے گے۔۔۔۔۔ فردوس صاحب ان کی پریشان ہونے پر تسلی آمیز لہجے میں بولے۔ اب وہ دونوں کوئی اور باتیں بھی کر رہیں تھے رانا شجاعت اپنی دودن کے اندر رہائی پر بضد تھے تو دوسری طرف بیریسٹر فردوس اپنے نرم لہجے میں انھیں تسلی اور یقین دلانے کی بھرپور کوشش کر رہیں تھے، جبکہ تراب کوفت سے ارد گرد نظریں

Posted On Kitab Nagri

دوڑاتا اپنا ٹائم پاس کر رہا تھا کیونکہ یہ فردوس صاحب کا پرسنل کیس تھا اس کے متعلق جتنا ورک تھا انہوں نے خود کیا تھا شاید وہ کلائینٹ ان کے لیے بہت خاص تھا۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

بچھڑے لوگ کبھی بھی لوٹ کے نہیں اتے دوست۔۔۔۔ بس فقط یادوں کے کچھ نشان ہوا کرتے ہیں
تھینکیو"۔۔۔۔۔ ان کا آڈر آچکا تھا جسے ویٹر ٹیبل پر سیٹ کر کے جانے لگا تو رافع نے تہذیب کا
مظاہر کرتے کہا جس پر وہ یور ویلکم سر "کہتا چلا گیا اس کے جاتے وہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا جو
کھانے پر یوں ٹوٹ پڑے تھے جیسے پہلی دفعہ کھا رہیں ہو۔۔۔۔۔
واہ بھائی کیا لذیذ پیزا ہے"۔۔۔۔۔ پیزا کا سلائس کھاتے حیدر دوسرے ہاتھ سے واہ کا اشارہ کرتے
تعریفی انداز لیے بولا تو ساتھ داؤد نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔
بالکل اس جیسا پیزا آج تک نہیں کھایا!!!!
واہ کے بچے ایک نظر گھڑی پر بھی مار لے۔۔۔۔۔ ان کو خود کو لیفٹ نہ کروانے پر رافع نے ہاتھ میں
پکڑے جو س کے گلاس کو ٹیبل پر رکھتے داؤد کی طرف دیکھتے طنزیہ کہا۔۔۔۔۔
چار بج رہیں ہے 'اور وہ تو روز ہی بجتے ہے۔۔۔۔۔ لاہر اونہ انداز میں گھڑی پر نظر مارتے وہ کندھے
اچکائے بولا اسی اثناء میں اس کے فون کی بیپ بجی تو دوسرے فری ہاتھ سے اس نے فون اٹھا کر اسکرین

Posted On Kitab Nagri

کو گھورا اور اگلے ہی پل موبائل سائینٹ پر لگاتا گود میں رکھ گیا جس کا ان دونوں نے خاصا نوٹس نہیں لیا۔۔۔۔

اگر یاد ہو تو تجھے روحی کو کالج سے پک کرنا تھا آج۔۔۔۔ اس کے یوں لا پرواہی سے بولنے پر وہ قدرے تیکھے لہجے میں بولا وہ اتنی بڑی بات کیسے بھول سکتا تھا آخر۔۔۔۔

بلکل یاد ہے ڈوڈ' پر وہ کیا ہے نہ اٹس ٹائم ٹوریونج۔ اس نے میرے بالوں کا کیا حشر کیا تھا تم دونوں کو یاد ہے نہ۔ کب سے میں ویٹ کر رہا تھا موقع کا اور اب فائینلی مجھے مل گیا۔۔۔۔ کھانے سے ہاتھ روکے وہ منہ اور لہجے کو حتہ الامکاں سنجیدہ کیے ان دونوں کی طرف باری باری دیکھتے بولنا شروع ہوا۔۔۔۔

تو کیا تو اسے لینے نہیں جائیگے۔۔۔۔ رافع حیران سا اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا یہ وقت نہیں تھا داؤد سکندر کے ریونج کا۔۔۔۔

جب وہ میرا انتظار کر کر تھک جائے گی تب جاؤنگا۔۔۔۔ منہ پر طنز ایہ مسکراہٹ سجائے بولتا وہ دونوں کو حیران کے ساتھ ساتھ پریشان بھی کر رہا تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ غلط ہے داعی 'تو جانتا ہے دھوپ میں کھڑے رہنے کے باعث اسے الرجی ہو جاتی ہے پھر بھی
---- اس کی یہ باتیں حیدر کو ذرا نہ بھائی تھی تبھی وہ ملا متی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے بولنے لگا
روحی کا مذاق ایک طرف پر وہ اس کی صحت کے ساتھ یوں ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

شٹ اپ حیدر "زیادہ اس کا حمایتی نہ بنا جب وہ میرے ساتھ اس طرح کے پریک کرتی ہے تب تو تو
نہیں بولتا بیچ میں۔۔۔۔۔ حیدر کو مر حاک کی سائیڈ لیتے دیکھ وہ غصے سے بولتا دونوں کو چپ کرو اتا واپس
اپنی کھانے میں مصروف ہو گیا جبکہ وہ دونوں صرف ایک دوسرے کو دیکھ کر رہے گئے وہ غلط کر رہا تھا
جس کا انداز اسے جلد یا بدیر پتہ لگا جانا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

اب کے ہم بچھڑے تو شاید خوابوں میں ملیں۔۔۔۔۔ جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں
میڈم جی کالج بند ہونے والا ہے "اپ کو لینے اب تک کوئی آئے کیوں نہیں۔۔۔۔۔ گیٹ کا وایچ مین
دروازے کے قریب ہی بیچ پر بیٹھی مر حاک کے پاس اتے پوچھنے لگا چار بج چکے تھے اور سارا کالج ہی خالی
ہو گیا تھا اب صرف وہ بیٹھی تھی داؤد کے انتظار میں۔۔۔۔۔

پتہ نہیں وایچ مین انکل۔۔۔۔۔ ان کے پوچھنے پر وہ قدرے روہانسی ہوتے بولی خالی کالج سے اسے اب
وحشت ہونے لگی تھی وہ کتنی دفعہ داؤد کا نمبر پڑائے کر چکی تھی پر دوسری طرف سے جواب موصول

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہو رہا تھا۔ اسے نوال نے کتنا کہا تھا ساتھ چلنے کا پر وہ انکار کر گئی صرف اس کدو کے چکر میں اور اب وہ پچھتا رہی تھی نوال کے ساتھ نہ جانے پر۔۔۔۔

بیٹے پر مجھے اب تال لگا کر اپنے گھر جانا ہے کالج کا ٹائم خاتم ہو چکا ہے 'آپ کہو تو میں راکشہ کروادوں۔۔۔۔' واج مین انکل نے شفقت بھرے لہجے میں کہتے اپنی مجبوری بتائی وہ زیادہ دیر یوں رک بھی نہیں سکتے تھے "ساتھ اس کو یوں پریشان ہوتے دیکھا انھوں نے راکشہ کروا کر دینے کو بھی کہا۔۔۔۔

نہیں انکل شکریہ "ہم پیدل چلے جائیں گے۔۔۔۔۔ کندھے پر بیگ ڈالے وہ بیچ پر سے کھڑی ہوئی وہ جو پہلے ہی تھکی ہوئی تھی اب پیدل گھر جانے کا سوچتے اس کی ننھی سی جاں ہوا ہونے لگی تھی۔ راکشہ میں وہ جا نہیں سکتی تھی کیونکہ اسے اکیلے راکشہ میں جانے سے ڈر لگتا تھا کہ کہی راکشہ والے اسے کہی اور ہی نہ لے جائیں وہ اکثر ایسی نیوز سنتی رہتی تھی تبھی اسے گھر والوں نے بھی منا کر رکھا تھا یوں اکیلے آنے سے۔۔۔۔۔

اپ کی مرضی بیٹے۔۔۔۔۔ وہ اس کے پیدل چلے جانے کی بات پر کہتے اپنے گیٹ کے قریب بنے کین مین تالا اور چابی لینے کے لیے بڑھے تو وہ خود کے اندر ہمت پیدا کرتی دروازے سے نکلتی مین روڈ پر آئی جو کے سنسان پڑا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ جی پلیز ہیلپ می"۔۔۔۔۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ایک نظر خالی روڈ پر ماری اور ایک نظر گیٹ کو تالا لگاتے واچ مین انکل کو اب کوئی راہ نہیں بچی تھی اس کے پاس سوائے پیدل جانے کے دل میں آیتوں کا ورد کرتے اس نے قدم اگے کی طرف بڑھائے ہی تھے جب اچانک ایک تیز رفتار بانیک اتنی زن سے اس کے قریب سے گزر گئی اتنے قریب سے کہ اگر ایک انچ کا بھی اور فاصلہ نہ ہوتا تو وہ اس بانیک سے ٹکرا جاتی۔۔۔۔۔

یا اللہ خیر۔۔۔۔۔ اس بانیک کے یوں اچانک گزرنے پر وہ بے سختا دو قدم پیچھے لیتی سینے پر ہاتھ رکھتے بولی دل ایک سو بیس کی رفتار پر دوڑ رہا تھا 'ٹریفک سے ڈرتے اس نے اپنے چھوٹے سے دل کو راکشہ میں جانے پر آمادہ کرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو واچ مین انکل اب وہاں نہیں تھے نا جانے وہ کب چلے گئے اب تو لازم اسے پیدل ہی سفر کرنا تھا اللہ کا نام لیتے وہ خالی پڑے روڈ کے بالکل کونے کے ساتھ چلنے لگی تاکہ اگر ٹریفک ائے بھی تو اس سے کوسوں دور رہیں وہ اپنے بے جان ہوتے پاؤں میں ہمت پیدا کرتی چل رہی تھی پر اس کی اندرونی کیفیت سے صرف وہ واقف تھی یا اس کا خدا، اسے آج تک کبھی ایسی اسپیجیشن کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا جس کی وجہ سے وہ کافی ڈری ہوئی تھی۔ اللہ اللہ کر کے وہ روڈ پار کیا تو اگے ایک اس سے بھی بڑا اور خالی روڈ تھا وہ علاقہ ڈیفینس کا تبھی وہاں ٹریفک صرف نام کی تھی بڑے

Posted On Kitab Nagri

بڑے خوبصورت بنگلے اور ان کے اگے پارک ایک سے ایک نیو موڈل کی گاڑیاں وہ علاقہ کافی خوبصورت تھا آج وہ بڑی غور سے ہر چیز دیکھ رہی تھی وجہ اس کا اکیلا پن تھا جسے دور کرنے کے لیے وہ اطراف میں نظریں دوڑاتی ہر چیز پر تبصرے کر رہی تھی ابھی وہ تھوڑا ہی دور گئی تھی کہ اسے ایک طرف تین لڑکوں کا گروپ کھڑا نظر آیا جنہیں دیکھتے اس نے بے سحتا اپنی اسٹول کو صبح کیا اور کندھے پر ڈالے بیگ کی اسٹریپ پر گرفت سخت کرتے نظریں جھکائیں، تیز تیز قدم لیتی بس وہ یہاں سے جلد از جلد نکل جانا چاہتی تھی اسے خوف آرہا تھا ان کی نظروں سے جس طریقے سے وہ اسے دیکھ رہیں تھے

ہیلو حسینہ کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔ ابھی وہ ان کے تھوڑا ہی قریب پہنچی تھی جب ان میں سے ایک لڑکے کی آواز اپنی سماعتوں سے ٹکراتی محسوس ہوئی جس پر ایک دم اس کا دل بند ہوتے پھر دھڑکنے لگا ہاتھ کپکپانے لگے تھے جن کی کپکپاہٹ کو قابو کرنے کے لیے اس نے بیگ کے اسٹریپ پر گرفت مضبوط کی اور بغیر ان کی طرف دیکھتے اس نے اپنے قدم اگے کی طرف بڑھائیں۔۔۔۔۔

اکیلی ہو 'آؤ ہم چھوڑ دیتے ہے جان۔۔۔۔۔ وہ ان سے تین چار قدم ہی اگے بڑھی ہو گئی کہ ایک بار پھر کسی دوسرے لڑکے کی مسکراتی آواز نے اس کے قدم زنجیر کیے خوف سے اس کی پورا جسم کپکپانے لگا

Posted On Kitab Nagri

تھا آنکھوں سے گرم سیال بہتے رخساروں کو بھگونے لگے تھے۔ آج صبح معنوں میں مرحایوسف کو خوف محسوس ہوا تھا اپنی جان کا، اپنی عزت و ناموس کا آج اگر اس کے پر ہوتے تو وہ ان لوگوں کی نظروں سے کہی دور جا کر چھپ جاتی۔۔۔۔۔

ساتھ مزہ بھی کرینگے 'آؤ نہ جانم۔۔۔۔۔ تیسرے لڑکے کی خباثت سے بھری سرگوشی اپنی نزدیکی سے ابھرتی سن کے اس کی روح فنا ہونے لگی تھی دل بری طریقے سے دھڑکنے لگا تھا وہ تینوں اب اس کے عقب میں آکھڑے ہوئے تھے آج اسے تراب، حمزہ اور آغا فارذ کی شدت سے ضرورت تھی پر آج وہ اس کے پاس نہیں تھے۔۔۔۔۔

آجاؤ وہ رہی گاڑی"۔۔۔۔۔ پہلے لڑکے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کرتے کہنا چاہا پر وہ ایک دم مڑتے اپنے بیگ سے اس کے منہ پر وار کرتی سرپٹ اگے کی طرف بھاگنے لگی نا جانے اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی جو ہو یہ قدم اٹھا گئی۔۔۔۔۔

پکڑو اس سا* کو۔۔۔۔۔ ایک دم اپنے منہ پر لگنے والے بیگ کے باعث اس کے ناک سے خون نکلنے لگے تھے تبھی ناک پر ہاتھ رکھے وہ اپنے ساتھیوں پر چیخا تو باقی دونوں بھاگتی ہوئی مرحا کے پیچھے بھاگے

Posted On Kitab Nagri

اے روکا جا'ور نہ انجام اچھا نہیں ہو گا تیرا۔۔۔۔۔مرحاکے پیچھے بھاگتے لڑکوں میں سے ایک نے اس کی تیز ہوتی اسپید کو دیکھتے چلاتے کہا پر اس کی دھڑپر اس نے قدم روکنے کے بجائے ان میں مزید تیزی لےائی ڈھیلے جوڑے میں مقید بال کھل کر آدھے کمر پر ایگئے تھے جبکہ آدھے کسچر میں مقید تھے چہرہ دھوپ سے سرخ اور آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

پلیز آغا جان آجائے 'تراب بھیا پلیز بچالے ہمیں۔۔۔۔۔ آنسوؤں سے رندھی کپکپاتی آواز میں وہ ان دونوں کو مدد کے لیے پکار رہی تھی جو اس سے کوسوں دور تھے سنسان روڈ پر بھی اس کی مدد کو کوئی موجود نہ تھا جو اسے ان حواس کے پجاریوں سے بچا سکتا۔ اس وقت ٹانگیں بھاگنے کے باعث اب لڑکھڑانے لگی تھی وہ کبھی زندگی میں اتنا نہیں بھاگی تھی جتنا آج اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگ رہی تھی پر آخر کب تک وہ نازک سی لڑکی ان ہٹے کٹے مردوں کی پہنچ سے دور بھاگ سکتی تھی۔۔۔۔۔

بھاگتی کہاں ہے سا*۔۔۔۔۔ پیچھے بھاگتے شخص نے ایک ہی جست لگاتے اس کی پیچھے سے گردن دبوچتے اپنی طرف کھینچا تو وہ جو اپنی عزت کی حفاظت کی دعائیں مانگتی بھاگ رہی تھی کہ اچانک اس کے یوں کھینچنے پر اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلتی فضا میں بلند ہوئی۔۔۔۔۔

پلیز تمہیں 'اللہ کا واسطہ مجھے جانے دوں۔۔۔۔۔ وہ تیز جھٹکا لگنے کے باعث سر میں اٹھتی ٹیسوں کو بھلائے اس کے ہاتھ کی گرفت سے اپنے بالوں کو آزاد کرنے کی تگ و تدو میں وہ ان درندہ صفت

Posted On Kitab Nagri

انسانوں کو اللہ کا واسطہ دینے لگی جو کہ خدا کے عذاب کو بھلائے وقت کے فرعون بنے بیٹھے تھے بھلا ان پر کیا اثر ہوتا اس کی باتوں کا۔۔۔۔۔

بکو اس بند کر کمینی بہت دیکھی ہے تیری جیسی 'ب۔۔۔۔۔ وہ جو ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے کوئی منت کرنے لگی تھی جب اچانک منہ پر پڑنے والے زوردار تھپڑ سے اس کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے اور وہ لہراتی ہوئی زمین بوس ہوئی۔ نازک سے چہرے پر زندگی میں پہلا مردانے ہاتھ کا تھپڑ پڑتے اس کا پورا چہرہ سن ہو گیا تھا جبکہ نیچے گرنے کے باعث کہنی، گھٹنوں اور کمر میں روڈ پر موجود پتھر چبے تھے جن کا درد تھپڑ کے اگے تھوڑا کم ہی تھا۔۔۔۔۔

تیری اتنی ہمت تو نے شیر ابھائی پر ہاتھ اٹھایا "تیرا تو میں وہ حشر کرونگا کے خود کو پہچان نہیں پائے گئی۔۔۔۔۔ وہ پہلا آدمی جو کے خود کو شیر ابھائی کہہ رہا تھا زمین پر گری مرہا کو بالوں سے پکڑ کر اٹھاتا اپنے سامنے کھڑا کرتے اس کے منہ پر پھنکارا جب کے جڑوں سے کھینچتے بالوں میں ہوتے درد پر اس نے ایک سسکی بھری اس کا نازک وجود اس دیو قامت شخص کے سامنے زخمی چڑیا جیسا لگ رہی تھی جو اس کی قید سے نکلنے کے لیے پھپھڑا رہی ہو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز ہمیں سچا چھوڑ دوں " رحم کرو تمہیں اللہ کا واسطہ۔۔۔۔۔ اپنے گردن کی طرف سے بال اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی وہ ان کافروں کے سامنے سسکتی روپڑی اس کی اتنی سخت گرفت اپنے بالوں پر محسوس کرتے اسے یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی اس کے بال جڑ سے نکل ائے گے۔۔۔۔۔

ایسے کیسے چھوڑ دے جو تو نے اتنا اپنے پیچھے بھگایا ہے اس کا جرمانہ ادا کیے بغیر تو بالکل نہیں چھوڑے گے۔۔۔۔۔ وہ شخص اس کے بالوں پر زور دیتا خود کے قریب کیے اس کے نازک سرپائے پر ایک گہری نظر ڈالتے خباثت سے بولا تو وہ اس کی اس قدر نزدیک ہونے پر گھبراتے پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

ہے تو تو بلا کی حسین وقت اچھا گزرے گا تیری قربت میں "۔۔۔۔۔ اس کے تھپڑ سے سرخ ہوتے گال پر ہاتھ پھیرتا وہ حواس سے بولا تو اس کا وحشت اور گندگی سا بھرا لمس اپنے گال پر محسوس کرتے اس نے اس کے ہاتھ کو خود سے دور جھٹکا اسے کراہیت محسوس ہو رہی تھی اس شخص سے اور اس کے لمس سے۔۔۔۔۔

کمینی تجھے عزت راں نہیں ہے نہ اب دیکھ میں کیا کرتا ہوں پہلے تو میں تیرے ساتھ وقت گزر کر تجھے چھوڑ دیتا پر اب " اب نہیں اب تجھے مار کر تیری اجڑی لاش کو کچرے کے ڈھیر میں پھینک دوں گا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مرحاکے یوں ہاتھ جھٹکنے پر اس نے طیش میں اتے ایک اور تھپڑ اس کی گال کی زینت بنایا اور اس کو بغیر سوچنے سمجھنے کا موقع دئے گھسیٹا ہوا نانا جانے کہاں لے کر جانے لگا اس کے وہ دوسا تھی بھی اس کے اگے چلتے بے بس سی روتی مرحا پر نظر ڈالتے کمینگی سے ہنس رہیں تھے کیونکہ شیر کے بعد ان کی باری جوانی تھی۔ ان جیسے حواس زدہ مرد عورت کو بے بس کر کے نہ جانے کیوں خود کو فاتح سمجھنے لگتے ہیں یا وہ شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ ان سے بھی بڑا دو جہانوں کا مالک اوپر موجود ہے جس کے صرف ایک اشارے کی دیر ہے اور ان کے گندگی سے لتھڑے وجود ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صفے ہستی مٹ جائے گے کبھی نہ ہونے کے لیے۔۔۔

چھوڑ دوں مجھے "میں نے تمہارا کیا بگڑا ہے۔۔۔"

میرے 'آغا جان تمہیں نہیں چھوڑے گے' رحم کرو مجھ پر۔۔۔۔۔

آغا جان سنن 'ترا بھیا' ااپلیز ہیلپ می۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

تمہاری بھی تو بہن ہو گئی تمہیں اس کا واسطہ پلینز مجھے بخشش دو مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔ وہ مسلسل اس کے ساتھ کھینچتی چلی جاتی اسے نہ جانے کس کس کے واسطے دے رہی تھی بروہ اپنے کانوں کو بند کیے اسے ساتھ کھینچتے چلتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہاہا' میری کوئی بہن نہیں ہے جان' اپنی رہائی کے لیے کچھ اور ٹرائے کر۔۔۔۔۔ روجی کے بہن کے واسطے دینے پر وہ اپنے قدم روکتا اس کی طرف مڑتا ہتھ لگائے بولا اس منحوس کی ہنسی کتنی بد صورت تھی اس کو یوں ہنستا دیکھ اس نے بے سختا جھر جھری سی لی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں "تمہاری ماں۔۔۔۔۔ اس کو یوں خود کی طرف ہنستا دیکھ اس نے اس کی ماں کی قسم دینا چاہی کے بہن ہو یہ نہیں ماں تو ضرور ہو گئی پر اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مقابل اپنی ماں کا نام سنتے غصے میں اتا ایک بار پھر اسے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا گیا پر ایک تیز رفتار گاڑی اپنی سمت اتی دیکھ اس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہے گیا۔ وہ جو ایک بار پھر اسے خود پر ہاتھ اٹھا تا دیکھ سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی جب تھوڑی دیر گزرنے کے باوجود اس پر کوئی حملہ نہ ہوا تھا اس نے تھوڑی سی آنکھیں واں کیے اپنے سامنے کھڑے اس بد صورت کردار کے مالک شخص کو دیکھا جو بظاہر بد صورت نہیں تھا پر اپنی حرکتوں کی وجہ سے اس وقت مرحہ یوسف کو شیطان سے بھی زیادہ برا لگ رہا تھا اس کی ٹھہری نظروں کے تعاقب نے اس نے گردن کو ذرا سا ترچھا کیے پیچھے کی سمت دیکھا جہاں سے وہ بلیک پراڈو میں سے اپنے خوب رو چہرے پر جاہ و جلال لیے نکلتے ان کی سمت بڑھ رہیں تھے چہرے پر آج ان تینوں کو موت کے گھاٹ اترنے کے قہر تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پولیس 'استاد چھوڑ لڑکی کو بھاگ یہاں سے۔۔۔۔۔ اس کے باقی دونوں ساتھیوں نے بلیک پراڈو کے ساتھ آکر رکتی پولیس کی موبائل دیکھتے شیراکے کندھے کو جھنجھوڑتے کہا۔ اتنی حسین لڑکی کے یوں ہاتھ سے نکل جانے کا اسے دکھ تھا پر جان اس سے بھی کئی زیادہ عزیز تھی تبھی فوراً ہوش میں اتا جھٹ مریحاً کو آزاد کیے دوسری سمت میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بھاگا۔۔۔۔۔

کیچ دیم "اے وانٹ اول تھری اوف دیم آلائو (پکڑوا نہیں 'مجھے وہ تینوں زندہ چاہئے ہیں)۔۔۔۔۔ ان تینوں کو بھاگتا دیکھ وہ بھینچے جڑے اور سرخ چہرہ لیے ان تینوں کے تعاقب میں بھاگتے اہلکاروں کو دیکھتے ٹھہر ٹھہرا دینے والے لہجے میں بولے تو وہ یس سر کہتے ان کے پیچھے لپکے۔ ان گنڈوں کے تعاقب میں بھاگتے اہلکاروں سے نظریں ہٹائے انھوں نے اس کی طرف دیکھا جو بکھری حالت میں ان کو پتھرائی نظروں سے دیکھ رہی تھی اس کو یوں اس حالت میں دیکھتے ان کی رگیں تنی چہرہ پر حد درجہ پتھریلے تاثرات اٹھائے تھے۔ بھاری بھاری قدم اٹھاتے وہ اس کے قریب بڑھ رہیں تھے پولیس موبائل کے ساتھ کھڑے مزید سپاہیوں میں سے کچھ اور ان کے پیچھے بھاگے جبکہ ان میں سے ایک بادامی رنگ کے کلف کے لگے کڑکڑتے سوٹ میں ملبوس شخصیت دوسری طرف منہ کیے کھڑی تھی وہ شاید ایچ او صاحب تھے جو کہ کان سے موبائل لگائے کسی سے بات کر رہیں تھے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آغا" جان ---- اپنی طرف قدم بہ قدم بڑھتے آغا فارز کو دیکھتے اس کے لب پھڑپھڑائے اس نے اس وقت کتنی شدت سے دعائیں کی تھی کہ وہ آجائے اور وہ اگیے تھے آنسوؤں سے دھندھلاتی اپنی آنکھوں کو اس نے ہاتھ کی مدد سے صاف کرنے کی کوشش کی پر وہ صاف ہونے کے بجائے مزید برسنے لگی تھی خود پر سے ضبط ٹوٹ دیکھ اس نے قدم اٹھائے ----

آغا جان "" "" پلیر سیومی ---- اپنی طرف اتے آغا فارز کو دیکھتے وہ روتی ہوئی پکار میں انھیں پکارتی بھاگ کر جا کر ان کے سینے سے لگتی سسکیوں سے روئی۔ اپنی گڑیا کو یوں ہچکیوں کے ساتھ روتا دیکھ انھوں نے خود پر ضبط کے پھرے بٹھاتے اس کے ہچکولے کھاتے وجود کے گرد اپنے آہنی بازوں کا حصار کھینچا۔ ----

ہشش ریلیکس 'میں اگیا ہوں نہ میری جان ---- اس کے گرد حائل بازو پر سخت گرفت کیے جھک کر اس کے بکھرے بالوں پر نرمی سے لب رکھتے انھوں نے اسے اپنے ہونے کا یقین دلایا جو کسی اپنے کو پا کر بکھرنے لگی تھی۔ اس سسکتے وجود کو خود میں بھینچتے وہ اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو قابو کرنے کی کوشش کر رہیں تھے ورنہ وہ ان تینوں کی جسم کی ایک ایک بوٹی نوچ ڈالتے ----

Posted On Kitab Nagri

اس نے "ہم پر ہاتھ اٹھایا آغا' جان پپ' پر اپ نہیں ائے بچا' نے۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں کی موٹھیوں میں سختی سے ان کا کوٹ دبو چتی وہ بچوں کی طرح روتی خود کو ان کے سینے میں چھپانے کی کوشش کرتی ان کے دیر سے آنے کا شکوہ کرنے لگی اسے ابھی بھی ڈر تھا کہ وہ واپس آکر اسے پھر سے نہ واپس لے جانے لگے جبکہ اس کی روتی کانپتی آواز سنتے انھیں خود پر کیے گئے ضبط کی طنابیں ٹوٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اگر وہ کچھ دیر اور نہ اتنے تو نا جانے ان کی گڑیا کے ساتھ آج کیا ہو جاتا یہ جان لیوا سوچ دماغ میں اتے ہی ان کی شرنیں پھٹنے کے قریب ہوئی بے سخت دماغ کی اسکرین پر کچھ وقت پہلے کا منظر لہرایا



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

(وہ غصے سے کوٹ درست کرتے اپنی جگہ سے اٹھے اور ایک تنفر بھری نظر اپنے سامنے کھڑے کاظمی صاحب کو دیکھتے وہ تن فن کرتے ہوٹل سے باہر کی جانب بڑھے ان کے پیچھے ہی ان کا سیکڑی ہارون بھی پروجیکٹ فائل سینے لگائے ان کے پیچھے بھاگا۔ وہ غصے سے موٹھیاں بھینچتے باہر آئے تو گیٹ کے قریب کھڑے ڈرائیور نے ان کے تئیں تئیں دیکھتے مودا بانہ انداز میں پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھولا تو وہ اکرا ایک شان سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر برجمان ہوئے ڈرائیور کے ساتھ آگے والی سیٹ ان کا سیکڑی سنبھال گیا تو اس کے بیٹھے ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سر "آفس چلے یا گھر۔۔۔۔۔ وہ مقابل کے غصے کو دیکھتے ڈرتے لہجے میں پوچھنے لگا آغا فارذ کے غصے سے بھیجنے جبروں سے وہ ان کے غصے کا انداز لگا سکتا تھا مونچھوں کے نیچے چھپے عنابی لب باہم ایک دوسرے میں سختی سے پیوست تھے۔۔۔۔۔

کسی ریسٹورنٹ پر روکو گاڑی 'لنچ ٹائم ہے۔۔۔۔۔ اپنی شہادت کی انگلی اور انگھوٹے کی مدد سے انھوں نے شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے کہا انھیں تو بھوک نہیں تھی پر ڈرائیور اور ہارون کی بھوک کا احساس کرتے انھوں نے ہاتھ میں پہنی راڈو کی بلیک ڈائل والی گھڑی میں ٹائم دیکھتے کہا جو ان کی چوڑی کلائی میں کافی بچ رہی تھی جبکہ ان کی بات پر ہارون سر ہلاتا ڈرائیور کو کوئی ہدایت دینے لگا)

ان کے جسم میں موجود خون کے آخری قطرے کو بھی اس تکلیف کا حساب دینا پڑے گا جو ان کی وجہ سے آغا فارذ کی گڑیا کو برداشت کرنی پڑی ہے۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کو اپنے سینے سے نکالے وہ اس کے چہرے کو دونوں اطراف سے اپنے ہاتھوں میں بھرتے اس کے آنسوؤں سے ترمومی گالوں کو اپنے کھر درے ہاتھوں کے انگھوٹے سے پونچھتے جنون آمیز لہجے میں بولے تو وہ اپنی نم گھنری پلکیں لیے مقابل کو ٹکر ٹکر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

(سر آڈر کیا کرے۔۔۔۔۔ وہ تینوں ایک فائو اسٹار ہوٹل میں بیٹھے تھے آغا فارز کے سامنے والی چیئر پر ہارون اور ڈرائیور بیٹھے تھے ریسٹورینٹ میں کافی چہل پہل تھی ہارون نے مینیو کارڈ ایک نظر دیکھتے اپنے سامنے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے کرسی کی دائیں جانب اس کے اسٹینڈ پر بازو ٹیکائے بیٹھے آغا فارز سے پوچھا جو موبائل میں مصروف تھے آج ان کے ساتھ ان کا پائٹر نہیں تھا وجہ اس کی طبیعت خرابی تھی

تم لوگ کرو آڈر'۔۔۔۔۔ کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے (مالر بورو) برینڈ کا سگریٹ نکالتے ہاتھ کی دو انگلیوں کی مدد سے سگریٹ انگلیوں میں دبائے مینیو کارڈ کی طرف اشارہ کیے بولے۔ اور خود ساتھ ایک خوبصورت مہنگا آتش لائٹر نکالے عنابی لبوں میں دبی سگریٹ کی طرف لے کر جاتے سگریٹ اور ہونٹوں سے تھوڑا اوپر ہاتھ کی پرچھائی کرتے لائٹر کا بٹن پریس کیا جو ایک آواز کے ساتھ دبا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا آلاؤ جلا جسے وہ سگریٹ کے قریب لے جاتے اس کے اوپری حصے کو جلا گئے۔ سگریٹ جلاتے لائٹر واپس کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالے ایک گہرا سانس اندرونی طرف کھینچتے انھوں نے لبوں میں دبی سگریٹ دو انگلیوں سے پکڑتے لبوں سے جدا کی اور لبوں کو تھوڑا سا واں کرتے پھیپھڑوں میں موجود دھوئے کو فضا کے سپرد کیا۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویٹر۔۔۔۔۔ ان کی بات پر ہارون نے تائید بھرا سر ہلاتا ویٹر کو اپنی طرف انے کا اشارہ کیا تو وہ جی سر کہتا ان کے ٹیبل کی طرف آیا۔۔۔۔۔

گڈ ایوننگ سر"۔۔۔۔۔ ویٹر ہونٹوں پر پروفیشنل مسکراہٹ سجائے سگریٹ کا دھواں ہوا کی نظر کرتے آغا فارذ کی جانب متوجہ ہوئے نہایت آداب سے مخاطب ہوئے بولا جو ارد گرد نظریں دوڑاتے وہاں موجود لوگوں کا جائزہ لے رہے تھے وہ ان کے ایک خاص کسٹمر تھے جو زیادہ تر یہی اے کرتے تھے اور ان کا سارا اسٹاف ہی ان کے بزنس کی مقبولیت سے اچھے سے واقف تھے "وہ ویٹر کے وش کرنے پر محض سر ہلاتے دوبارہ اپنی نظروں کا ارتکاڑ ایک ٹیبل پر کر گئے۔۔۔۔۔

سر اپ کیا لے گے"۔۔۔۔۔ ہارون نے اپنا اور ڈرائیور (علی بخش) کا آڈر ویٹر کو نوٹ کرواتے آغا فارذ کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا جس کی نظریں ناجانے کہاں پر ٹکی تھی ہارون کے پوچھنے پر وہ ہاتھ اٹھاتے اسے منع کر گئے تو ہارون نے ویٹر کو بس یہ ہی لانے کا کہا تو وہ سر ہلاتا انھیں کچھ دیروٹ کرنے کا کہتا چلا گیا)

وہ 'ہمیں واپس' لے جائے گے 'اور بیڈ' بیڈ والا۔۔۔۔۔ ان کی سرخ ہوتی آنکھوں میں وہ اپنی گرے رنگ آنکھیں ڈالتی خوف زدہ لہجے میں بولنے لگی اس کے دل میں ابھی بھی یہ ڈر بیٹھا تھا کہ وہ

Posted On Kitab Nagri

اسے آغا فارذ کی پنہاؤں سے بھی نہ لے جائے جبکہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھتے اسے مزید بولنے سے روک گئے۔۔۔۔۔

اب کوئی میری گڑیا کو ہاتھ تو دور کی بات اسے چھونے کا تصور بھی اپنے دل و دماغ میں لایا تو آغا فارذ اس کے جسم سے اس کا دل اور دماغ نوچ کر کتوں کے اگے ڈال دے گا پر اپنی روحی پر ایک آنچ بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔۔۔ اس کی خوف سے بھری گرے رنگ آنکھوں کی گھنی پلکوں کی نمی اپنی انگلیوں کے پوروں پہ جذب کرتے وہ پیار اور محبت کی شاشنی کے ڈوبے لہجے میں بولے تو وہ ایک بار پھر ان کے سینے سے لگتی ان کے کوٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی۔۔۔۔۔

آغا وہ تینوں پکڑے گے ہیں اور انھیں پولیس موبائل کے ذریعہ تھانے شیفت کر رہیں ہے "میری معنوں تم ابھی سیدھا گڑیا کو لے گھر جاؤں وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی 'شی نیڈ آریسٹ۔۔۔۔۔' ایچ او طلال چودھری جو کے آغا فارذ کا بچپن کا بیسٹ فرینڈ تھا اس نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے انھیں مخاطب کیا کہا تو انھوں نے ایک نظر خود کے ساتھ لگی مرحا کو دیکھا جو واقعی ہی اس واقع سے بہت ڈسٹرب تھی اور اسے اس وقت ذہنی سکون کی ضرورت تھی تبھی وہ پرسوچ انداز میں سر ہلا گیا

Posted On Kitab Nagri

(ان کا آڈر آچکا تھا اور وہ دونوں اپنا اپنا کھانا جلدی خاتم کرنے کی کوشش کر رہیں تھے کیونکہ انھیں اچھا نہیں لگ رہا تھا ان کے سریوں بیٹھے تھے اور وہ لوگ کھا رہیں تھے ایسا نہیں تھا کہ انھوں نے پوچھا نہیں تھا پر وہ انکار کر گئے تھے۔ وہ اپنے پہلے والے اسٹائل میں بیٹھے تھے سرد ٹھٹھراتی نظریں کسی پر ٹکی تھی جو ان خونخوار نظروں کی تپیش سے بے خبر ہنسی مذاق میں پورا تھا انگلیوں میں دبی سگریٹ اب اپنے اختتام پر تھی۔ انھوں نے اس شخص پر سے نظریں ہٹائے ایک نظر اپنی چوڑی کلائی کی زینت بنی گھڑی کو دیکھا جو چار کا ہندسہ اب عبور کرنے لگی تھی ٹائم کو دیکھتے انھوں نے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ٹائپینگ کرتے کسی کو ٹیکسٹ کیا اور سگریٹ ایک بار پھر لبوں میں دبائے ایک گہرہ سانس بھرتے اس بار دھواں ناک کے راستے سے نکلا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کے میسج ٹون بجنے پر انھوں نے موبائل اسکرین ان لاک کرتے نظروں کے سامنے کی جس پر اے میسج دیکھتے پل میں ان کی آنکھوں کی سرخی بڑھی موبائل پر نظریں ہٹائے انھوں نے دور ٹیبل پر مزے سے لہجہ کرتے ہر خیال سے بے فکر داؤد کو دیکھا جو خود پر ڈالی گئی اتنی بڑی ذمہ داری سے غافل یہاں بیٹھا لہجہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم لوگ ٹیکسی کروا کے چلے جانا مجھے کام ہے"۔۔۔۔۔ خود میں اٹھتے اشتعال کو قابو کیے وہ سپاٹ انداز میں ہارون کو متوجہ کیے بولا اور اپنا سگریٹ کیس اور موبائل اٹھائے تن فن کرتے ریسٹورنٹ کے داخلی دروازے کی طرف بڑھے جبکہ پیچھے وہ دونوں سر سر کرتے رہے گئے۔۔۔۔۔

وہ رش ڈرائیونگ کرتے ریسٹورنٹ سے کالج تک کا آدھے گھنٹے کا سفر محض پندرہ منٹ میں طے کرتے مرحاکے کالج پہنچے پر وہاں گیٹ پر لگے بڑے سے تالے کو دیکھتے ان کا دل پریشان ہوا جب داؤد نے اسے پک نہیں کیا تو وہ کس کے ساتھ گئی۔۔۔۔۔ فون پر مرحاکا نمبر لگاتے انھوں نے کان پر لگایا دوسری طرف بیل جا رہی تھی پر وہ اٹھا نہیں رہی ایک 'دو' تین پھر کتنی ہی ان گنت کالز اسے کی پر دوسری طرف سے جواب موصول ہی نہیں ہو رہا تھا۔ ایک اور فکر انھیں لاحق ہوئی کہ وہ فون کیوں نہیں اٹھا رہی شاید ہی یہ زندگی میں پہلی بار ہوا ہو گا کہ روحی اپنے آغا جان کا فون نہیں اٹھا رہی تھی 'نوال' ہاں ہو سکتا ہے گڑیا کو نوال نے ڈراپ کر دیا ہو۔۔۔۔۔ کالج کے گیٹ پر لگا تالا اور اس کا فون نہ اٹھنا انھیں فکر میں مبتلا کر رہا تھا پھر اچانک دماغ میں خیال کو دا کے نوال اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے تو شاید وہ ڈراپ کر رہی ہو اور فون بیگ میں ہونے کی وجہ سے وہ اٹھا نہ رہی ہو یہ سوچ اتنے ہی انھوں نے جلدی سے فون نکالتے نوال کا نمبر ٹرائے کیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام و علیکم بھیا' کیسے ہے آپ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کال اٹھاتے اسپیکر سے نوال کی تازہ دم آواز موصول ہوئی جوان سے ان کا حال پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام بچے 'روحی آپ کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔ اس کے حال پوچھنے والے سوال کو انور کیسے وہ سلام کا جواب دیتے سیدھے مدعے کی بات پر ائے اگر سلام کا جواب واجب نہ ہوتا تھا تو شاید وہ اس کا بھی جواب دئے بغیر دوسری طرف سے فون اٹھاتے سیدھے اپنی بات پر اتے۔۔۔۔۔

نہیں بھیا وہ میرے ساتھ نہیں ہے 'خیریت کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ان کی اتنی جلدی بازی سے پوچھنے پر وہ ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھتی بولی وہ کبھی یوں جلدی بازی سے بات نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے تو لہجے میں ہی ٹھہراؤ تھا اور اگر اب یوں کر رہیں تھے تو ضرور کوئی بات تھی۔۔۔۔۔

نہیں بچے روحی پتہ نہیں کہاں ہے کالج بھی بند ہے 'مجھے لگا کے ہو سکتا ہے آپ نے اسے ڈراپ کیا ہو۔۔۔۔۔ وہ پریشانی کے عالم میں بالوں میں ہاتھ پھیرتے نظریں کالج کے بند دروازے پر ٹیکائے بولے تو دوسری طرف نوال بھی پریشان ہوئی۔۔۔۔۔

بھیا اسے آج داؤد نے پک کرنا تھا 'لیٹ ہونے کی وجہ سے میں نے کہاں بھی کے میں ڈراپ کر دیتی ہوں پر وہ نہیں مانتی "آپ گھر فون کر کے پوچھے شاید وہ داؤد کے ساتھ گھر جا چکی ہوں۔۔۔۔۔ وہ

Posted On Kitab Nagri

اپنی اور مرحا کی بات بتاتی بولی جب اسے درید لینے آیا تھا اس نے کتنا کہاں تھا کے وہ ساتھ چلے مگر وہ صاف انکار کر گئی ہے وہ داؤد کا انتظار کرے گئی۔۔۔۔۔

نہیں گھر میری بات ہو چکی ہے تراب سے وہ نہیں پہنچی ہے ابھی تک۔۔۔۔۔ انھوں نے ریسٹورینٹ میں بیٹھے داؤد کو دیکھتے تراب کو میسج پر پوچھا تھا مرحا کا جس پر وہ انکار کر گیا کے وہ ابھی نہیں آئی ہے اور یہ سوچ ہی آغا فارذ کو مزید پریشان کر رہی تھی کہ وہ آخر اکیلی کہاں جاسکتی ہے کیونکہ وہ اچھے سے جانتے ہے وہ راکشہ یا کیب میں کبھی نہیں جائے گئی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

پولیس'---- بات کرتے اچانک ان کے ذہن میں پولیس کا خیال آیا تو وہ جلدی کال کاٹتے اپنے دوست طلال چودھری کو فون ملانے لگے وہ اپنی گڑیا کے معاملے میں کسی قسم کی تاخیر کرنا نہیں چاہتے تھے۔ فون پر طلال سے بات کرتے اسے اس جگہ کی لوکیشن سینڈ کی اور خود فون ڈیش بورڈ پر ڈالتے گاڑی اسٹارٹ کرتے اگے بڑھائی ان کا ارادہ تھا جب تک پولیس نہیں آتی وہ خود ان روڈز پر اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرے گے----

وہ کالج کے راستے سے جاتی ہر سڑک پر گاڑی دوڑا رہیں تھے کہ شاید وہ انھیں یہی کہی مل جائے ایک تیز دھوپ اور دوسری یہ سنسان سڑکیں جو آغا فارز کو مزید تفتیش میں مبتلا کر رہی تھی ناجانے ان کی روحی کس حال میں ہو گئی دھوپ سے الرجی ہو جاتی تھی 'یہ سوچ سوچتے ہی انھوں دوسری سڑک کی

Posted On Kitab Nagri

طرف یوٹرن مارا ابھی وہ سڑک مڑ رہی تھی کے دور اس ہی سڑک پر انھیں تین چار آدمی نظر آئے جو کسی کو زبردستی گھسیٹتے ہوئے لے کر جا رہے تھے دور کی باعث وہ صرف یہ ہی دیکھ سکے مگر جیسے ہی وہ مزید قریب ہوئے تو ایک دم ان کے اسٹریمینگ پر موجود ہاتھوں کی گرفت سخت ہوئی اتنی کے ہاتھوں کی نسیہ ابھر کے واضح ہونے لگی تھی، غصے سے چہرے کے نقوش تنے اور خون آشتا نظروں سے انھوں نے وہ منظر دیکھا جہاں ایک آدمی مرہا کے بالوں کو دبوچے اس پر چلا رہا تھا جبکہ دو آدمی سائیڈ پر کھڑے معنی خیزی سے ہنستے ایک دوسرے کو دیکھا رہے تھے کہ اچانک کسی آواز پر انھوں نے اپنے قریب اتنی پولیس موبائل میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھے طلال کو دیکھا اور ایک نظر سامنے ان آدمیوں میں گھیری اپنی گڑیا کو غصے سے متمتاتے چہرے کے ساتھ انھوں نے تیز رفتار میں گاڑی اگے بڑھائی تو طلال نے بھی ان کے غصے کو دیکھتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اہلکار کو گاڑی اگے بڑھانے کا اشارہ کیا۔ ان کا غصہ اس وقت سوا پر پہنچا جب اس گھٹیا شخص نے مرہا کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو ایک دم انھوں نے اسپید اتنی تیز کی ہے اگر مرہا ان کے ساتھ نہ ہوتی تو آج آغا فارذ کی گاڑی ان تینوں کے پرچے ہو امیں اچھلا دیتی اور وہ ایسا کر بھی جاتے مگر اپنی گڑیا کی موجودگی کی وجہ سے انھیں نہ چاہتے ہوئے بھی بریک لگا لی پڑی۔ گاڑی کے روکتے وہ طیش کے عالم میں ایک جھٹکے سے باہر نکلے تو ان کے پیچھے ہی پولیس اہلکار

Posted On Kitab Nagri

بڑھے 'وہ جو اپنے منہ پر پڑنے والے تیسرے تھپڑ کے انتظار میں آنکھیں میچ گئی تھی پر جب کافی دیر بعد بھی کچھ نہ ہوا تو اس نے آنکھیں کھولتے اس شخص کو دیکھا جو خوف کے عالم میں گھیرا اس کے عقب سے نمودار ہونے والی ہستی کو دیکھ رہا اس کے خوف سے سفید پڑے چہرے سے نظر ہٹائے اس نے ترچھی نظر سے انھیں دیکھا جو غصے سے سرخ اور بھیجنے جڑوں سے اس ہی طرف بڑھ رہیں تھے

پولیس "استاد چھوڑ لڑکی کو بھاگ یہاں سے۔۔۔۔۔ وہ جو آغا فارذکی پر سنیلٹی کے جاہ و جلال میں کھویا ہوا تھا ایک دم اپنے ساتھی کے ہلانے اور پکار پر جھٹ ہوش میں اتا مہر حا کو چھوڑے دم دبا کر بھاگ نکلا ان کو بھاگتا دیکھ اس نے نم پلکیں اٹھائے اپنے پاس اتے شخص کو دیکھا اور بھاگ کر جا کر ان کے سینے میں سمائی)

طلال، ایف اینی ون ٹاچیس دیز تھری ٹل آر یٹرن "اے ویل بریک ہیز ہینڈ (طلال اگر میرے واپس نے تک کسی نے بھی ان تینوں کو ہاتھ بھی لگایا نہ تو میں اس کے ہاتھ توڑ دوں گا)۔۔۔۔۔ گاڑی کا گیٹ کھولتے انھوں نے مہر حا کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور جھک کر اس کا سیٹ بلیٹ باندھتے وہ سیدھے ہوئے

Posted On Kitab Nagri

اور گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے اندر اس کا بیگ رکھتے دروازہ بند کیے وہ دو قدم اٹھائے طلال کے قریب
اتے سرد تاثرات لیے انگلی اٹھائے اسے وارن کرنے کے انداز میں بولے۔۔۔۔

آغا، دیسیز دا ورک اوف دا پولیس 'وی ویل سی واٹ ٹوڈو وودیم' 'یوڈونٹ وری' (آغا یہ کام پولیس کا ہے
'ہم دیکھ لے گے کے ان کے ساتھ کیا کرنا ہے تم پریشان نہ ہو)۔۔۔۔ سامنے والا شاید ان کے غصے
سے اچھے سے واقف تھا تبھی لہجے کو نرم کیے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے سمجھانے والے انداز میں
کہنے لگے کہ یہ پولیس کیس تھا اور پولیس اسے ہینڈل کر لیتی انھیں بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں تھی'
مرحسینف تھی یہی بہت تھا۔۔۔۔

ہی آزمائے کر مینلز، اینڈائے ویل پنیش ہم (وہ میرے مجرم ہے انھیں سزا بھی میں ہی دوں گا)۔۔۔۔
اپنے کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ کو نرمی سے ہٹائے وہ سرد و سپاٹ لہجے میں بولتے اس پر آخری نظر
ڈالے گاڑی کی طرف بڑھے تو بدلے میں وہ بھی سر تا سف میں ہلا کر رہ گیا اب ان سڑک چھپ
گندوں کی خیر نہیں تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

جان محسن تو بھی تھا ضدی، انا مجھ میں بھی تھی۔۔۔۔۔ دونوں خود سر تھے، جھکا تو بھی نہیں، میں بھی نہیں

پھپھو جان'۔۔۔۔۔۔۔ وہ سڑھیاں اترتا حورے بیگم کو آواز دینے لگا تراب ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر لوٹا تھا اور اتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا فریش ہونے کی غرض سے۔ گرے رنگ ٹراؤزر پر سفید ہاف سلوئیس کی شرٹ پہنے جس میں سے اس کے گورے ڈمبلز والے کسرتی بازو مزید نمایاں ہو رہیں تھے۔ کالے گھنے بال جو کے ہلکے سے نم تھے کشادہ پیشانی پر بکھرے پڑے تھے۔ نورمل بڑھی داڑھی مونچھ اس کے گورے اور تیکھے نقوش والے چہرے پر کافی جیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جی جاناں'۔۔۔۔۔۔۔ اپنے لاڈلے کی آواز پر وہ ذرا سا کیچن کے دروازے سے جھانکتی اسے دیکھتے محبت سے بولی جو لاونج کے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے ہاتھ کی کڑک پتی چائے پلا دے گی تو زندگی سفل ہو جائے گئی میری۔۔۔۔۔۔۔ صوفے پر بیٹھنے کے باعث نم بال جو اس کی آنکھوں پر آن گرے تھے اپنے دائیں ہاتھ سے وہ واپس انہیں ماتھے کی طرف دھکیلتے ان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتے کہنے لگا ساتھ ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھا ایل ای ڈی کاریموٹ اٹھاتے اسے اون کیا۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا جی پہلے کھانا تو کھالیں 'چائے خالی پیٹ پیئے گے۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ میں بغیر چھیلے مٹر باؤل میں بھرتی ڈائینگ کی طرف اتی فکر مندی سے اس کی طرف دیکھتے بولی جبکہ پیچھے سے ملازمہ رانی ایک خالی باؤل لے کر اتی ان کے دائیں جانب والی کرسی گھسیٹتے بیٹھی اور دوسرے باؤل سے مٹر اٹھا کر چھیلنے لگی۔ زبیدہ مامی اپنے کمرے میں تھی جبکہ سبین مامی ابھی کچھ دیر پہلے ہی ابراہیم ہاؤس گئی تھی دوپہر کا کھانا ان دونوں نے مل کر بنایا تھا اور اب رات کا کھانا حورے بیگم اور رانی نے مل کر بنانا تھا۔۔۔۔۔

فردوس صاحب کے ساتھ کر لیا تھا لنچ۔۔۔۔۔ ان کے یوں فکر مندی سے کہنے پر وہ مدھم سا مسکراتا گویا ہوا ان سب بچوں کو اپنی اکلوتی لاڈلی پھپھو سے بے انتہا محبت تھی اور ان کی بھی ان سب میں جان تھی

رانی تم یہ کرو تب تک میں تراب کو چائے بنادوں پھر اگر تمہارے ساتھ کرواتی ہوں'۔۔۔۔۔ وہ رانی کو مٹر چھیلنے کا کہتی خود کیچن کی طرف بڑھی چائے بنانے کی غرض سے جبکہ وہ چینل سرچ کرنے لگا مگر ہر جگہ آج صرف چودھ اگست کی ہی ایڈٹس تھی مگر چینل سرچ کرتے اسے ایک چینل مل ہی گیا جہاں پاکستانی ٹوپ ریڈیڈ ڈرامہ عہد وفا چل رہا تھا یہ ڈرامہ ان سب نے مل کر دیکھا تھا اور سب کا ہی پسندیدہ رہا تھا۔ اور اب وہ دوبارہ ریپیٹ ہو رہا تھا تبھی وہ اس ہی چینل پر روکٹاریموٹ سائیڈ پر رکھا گیا

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر ہی گزری تھی جب حورے بیگم ایک بھاپ اڑاتا کڑک پتی چائے کا کپ لا کر اس کے سامنے رکھ گئی جس پر اس نے مسکراتے شکریہ کہا۔۔۔۔۔

بابا اور چاچو کہاں ہے "۔۔۔۔۔۔۔ چائے کا کپ اٹھاتے اس نے واپس جاتی حورے بیگم کو مخاطب کرتے پوچھا اور اس گرم مائے کو منہ لگاتا حلق میں انڈیلنے لگا۔۔۔۔۔

کرنل صاحب کی طرف گئے ہے آزادی مبارک کہنے۔۔۔۔۔۔۔ وہ واپس ڈائینگ کی طرف جاتی مڑی اور سکندر ماموں اور فرقان ماموں کی غیر موجودگی کا بتاتی واپس مٹر چھیلی رانی کی طرف بڑھی جس پر وہ سر ہلاتا چائے کے گھونٹ بھرنے لگا کرنل صاحب آرمی کے رائیٹائیڈ کرنل اور ان کے پڑوسی تھے جو عمر میں تو لیجیڈ تھے پر سکندر ماموں اور فرقان ماموں کی ان سے خوب بنتی تھی ان کا ایک ہی بیٹا تھا جو پاکستان باڈر پر ہونے والی فائرنگ کی زدہ میں اتا جام شہادت نوش کر گیا تھا جس کے بعد کسی وجوہات کی بنا پر وہ اپنی بیگم کو لیتے مبین منزل کے برابر والے گھر میں شفٹ ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔

ڈرامہ کا بریک ہوا تو اس نے ریموٹ دوبارہ اٹھائے چینل سرچ کرنے چاہے۔ چائے اب کپ میں آدھی رہ گئی تھی ابھی وہ چینل بدل ہی رہا تھا جب اچانک اس کے موبائل پر میسج ٹون بجی تو تراب نے ریموٹ ٹیبل پر ڈالتے پاس پڑے موبائل کو اٹھائے نوٹیفیکیشن سے ہی میسج دیکھا جہاں بگ بھیا کے نام کا

Posted On Kitab Nagri

میسج جگمگا رہا تھا۔ اسکرین آن لاک کرتے اس نے چیٹس اوپن کی جہاں وہ اس سے روحی کی واپسی کا پوچھ رہیں تھے۔۔۔۔

پھپھو جان روحی آگئی کیا۔۔۔۔ اس نے وہی سے ڈائمنگ پر بیٹھی حورے بیگم کو آواز لگاتے پوچھا جو کہ انکار کر گئی۔۔۔۔۔

نہیں وہ ابھی نہیں آئی۔۔۔۔۔ انھوں نے نظریں ہاتھوں میں پکڑے مٹر کے دانوں پر ٹیکائے کہا جو کے وہ چھیل چکی تھی اور اب وہ ان دانوں کو باؤل میں ڈال چکی تھی جو کے مٹر کے دانوں سے تقریباً آدھا بھر چکا تھا۔۔۔۔۔

اور داعی۔۔۔۔۔ تراب نے انگلیاں کی پیڈ پر چلاتے مصروف سے انداز میں پوچھا وہ آغا فارذ کو ان کے میسج کا ریپلائے دے رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں وہ دونوں بھی نہیں آئے "رانی تم یہ لے کر جاؤ اور انھیں اچھے سے دھولو اور مجھے پیاز وغیرہ لا کر دو میں پلاؤ کا مصالحہ بنالوں۔۔۔۔۔ تراب کے پوچھے گے سوال کا جواب دیتی وہ رانی سے مخاطب ہوئی جس پر وہ سر ہلاتی ایک ہاتھ میں مٹر کے دانوں سے بھرا باؤل جبکہ دوسرے میں مٹروں کے چھلکائیں اٹھائے کیچن کی طرف بڑھی ان کا ارادہ آج رات مٹر کا پلاؤ بنانے کا تھا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

موت سے کس کو مفر ہے مگر انسانوں کو۔۔۔۔۔ پہلے جینے کا سلیقہ تو سکھایا جائے

لاونج میں اس وقت مہتاب مامی اور سبین مامی بیٹھی تھی۔ فواد ابھی تک آیا نہیں تھا اور آغا ابراہیم اپنے بھائیوں کے پاس مبین منزل جا رہے تھے جب سبین مامی نے بتایا کہ وہ دونوں کرنل صاحب کے گھر گئے ہیں تو وہ بھی سر ہلاتے ان کے گھر کی طرف چل دئے کرنل صاحب سے وہ بھی اچھے سے واقف تھے اور سلام دعا بھی روز ہی مسجد میں ہو جاتی تھی ان سے۔۔۔۔۔

کیا بنایا ہے بھابھی آج۔۔۔۔۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتے جب ان کی ساری باتیں خاتم ہو گئی تو وہ اب کھانے کے متعلق پوچھنے لگی زبیدہ مامی اور حورے بیگم کے برعکس مہتاب مامی ان میں اتنا زیادہ گھلتی ملتی نہیں تھی تبھی ان کے پاس ان سے کرنے کو زیادہ باتیں بھی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔۔

آغا اور فواد تو تھے نہیں تبھی بلقیس سے کہہ کر میں نے شامی کباب اور نمکین گوشت بنوا لیا تھا اب رات میں دیکھو بچے اتے ہیں تو کیا بنتا ہے۔۔۔۔۔ وہ کلائی میں پہنے گولڈ کے کڑوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے ہلکے ہلکے گھوماتی لا پرواہی سے بولی تو وہ محض سر ہلا کے رہ گئی۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم لیڈیز۔۔۔۔۔ گاڑی کی چابی کو انگلی میں ڈالے گول گول گھوماتے لاونج میں داخل ہوتا فواد لبوں پر جاندار مسکراہٹ سجائے لاونج میں بیٹھی خواتین کو سلام کرتے وہی اگیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم السلام میرے شہزادہ' وعلیکم السلام کیسے ہو جانان----- سب سے پہلے مہتاب مامی اپنے ازلی شیرے سے گوندھے لہجے میں بولی تو ان کے ساتھ ہی سبین مامی نے بھی اپنی نرم مسکراہٹ سجائے جواب دیا تو وہ اگر ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔۔

شہزادہ گلغام ہمیشہ کی طرح خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ سبین مامی کی گود میں سر رکھ کر لیٹتا وہ شرارت سے مسکراتا بولا تو ان کے ساتھ ساتھ مہتاب مامی بھی ہنس پڑی۔۔۔۔۔

اور اس شہزادہ گلفام پر یونی کی کتنی لڑکیاں مرتی ہے۔۔۔۔۔ اس کے گھنے بالوں میں انگلیاں پھیرتی وہ بھی اس کی شرارت کی ساتھی بنتی پوچھنے لگی تو وہ جو ان کے ممتا بھرے لمس پر آنکھیں موند گیا تھا ان کے پوچھنے پر اس کی بند آنکھوں کی اسکرین پر کسی پری پیکر کا سراپہ لہرایا تو اس کے عنابی لبوں پر ایک دلفریب سی مسکراہٹ کھلی۔۔۔۔۔

اتنی کی بہت جلد مجھ پر قاتل بے شمار کا مقدمہ ہونے والا ہے۔۔۔۔ آنکھیں کھولتا وہ ایک نظر اپنی ماں اور ایک نظر اپنی چچی جان پر ڈالتے مسکراتا ہوا بولا تو بد لے میں انھوں نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی تو وہ مصنوعی خفا ہوتا ان کی گود میں چہرہ چھپا گیا جبکہ مہتاب مامی کیچن کی طرف بڑھی تاکہ ملازم سے چائے کا کہہ سکے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

برواگئے اپنی گالر فرینڈ سے مل کر'۔۔۔۔۔ اس نے یو نہی آنکھیں موندے ان سے تراب کا پوچھا تو وہ جو اس کے سر میں انگلیاں چلا رہی تھی اس کی بات پر اپنا ہاتھ روکتی اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی

وہ تو اپنے سنیر سے ملنے گیا تھا نہ۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف مشکوک سی نظروں سے دیکھتی پوچھنے لگی تو اس کے لب ان کے یوں تصدیق کرنے والے انداز میں ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے جسے وہ بروقت چھپا گیا

بیریسٹر فردوس ان کی گالر فرینڈ ہی تو ہے اور کورٹ ان کا ڈیٹنگ پوائنٹ۔۔۔۔۔ اپنی پیاری سی چچی جان کے یوں شک کرنے کے انداز پر وہ ہنستا ہوا بولا تو وہ بھی اس کی بات سمجھتی مسکراتی اس کے بالوں پر ہاتھ پھرنے لگی۔۔۔۔۔

میرا شہزادہ گلغام'۔۔۔۔۔ اس کے خوب رو چہرے پر اٹھے تیکھے نقوشوں کو چھوتی وہ اس کی بات سوچتے مسکراتے ہوئے بولی تو بد لے میں وہ بھی دھمیہ سا مسکرا گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

میرے صبر پہ کوئی اجر کیا؟ مری دوپہر پہ یہ ابر کیوں؟۔۔۔۔ مجھے اوڑھنے دے اذیتیں، مری
عادتیں نہ خراب کر!

Posted On Kitab Nagri

گڑیا بس رونا بند کرے آپ 'ورنہ مجھے سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ وہ گاڑی ڈرائیونگ کرتے بار بار اپنے برابر میں روتی روجی کو دیکھتے اور اسے چپ ہونے کی تلقین کرتے واپسی اپنی نظریں اپنی ونڈو پر مرکوز کر لیتے مگر کب سے وہ بغیر ان کی باتوں کو سننے روئے جا رہی تھی اور اب تو اس کی سسکیاں گاڑی میں گونجنے لگی تھی اور آخر وہ کب تک اپنی گڑیا کا یوں رونا برداشت کر سکتے تھے سڑک پر ایک جھٹکے سے گاڑی روکتے وہ اس کی طرف رخ کرتے اس بار قدرے سخت لہجے میں بولے مقصد اسے چپ کروانا تھا۔۔۔۔۔

ہم 'ہم آپ سے ناراض' ہے وہ 'گندے شخص نے ہمیں مارا' اور 'پنچ' چھوا بھی پر 'آپ نہیں اے ہمارے پکارنے پر' بھی آپ نہیں اے آغا 'جان وہ' بہت گندہ تھا۔۔۔۔۔ ان کے یوں غصے کرنے پر اس کے رونے میں مزید روانی آئی تو ہچکیوں کے ساتھ روتی وہ ان سے شکوہ کرنے لگی تو مقابل اس کے یوں رونے پر بے بس ہوئے انھیں پتہ تھا وہ ان پر کتنا بھروسہ کرتی ہے تبھی ایک ان کے نہ آنے پر وہ ناراض تھی اور یہ ناراضگی ان کے ساتھ ساتھ تراب سے بھی بھرپور ہو گئی کیونکہ حمزہ یوسف کے بعد یہ دو شخصیات ایسی تھی جن پر مرحوم یوسف آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان 'میری گڑیا معاف کر دو اپنے آغا جان' اے پرومیں جنہوں نے میری گڑیا کو تکلیف دی ہے نہ ان کا ایسا حشر کرونگا کہ وہ خود بھی خود کو پہچان نہیں پائے گے۔۔۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر وہ اس کے روتے وجود کو اپنے سینے سے لگائے نرم لہجے میں اس سے اپنے تاخیر سے آنے کی معافی مانگتے بولے جبکہ آخر میں غصے کی شدت سے جبرے بھینچے اور ساتھ ساتھ بڑھا کر اس کے نم گال صاف کیے۔۔۔۔۔

ڈونٹ لی کر اے 'روحی تو بہادر ہے نہ۔۔۔۔۔ اسے واپس اپنی جگہ پر صبح ہوتے دیکھ وہ اپنے مزاج کے برعکس پیار سے بولے جس پر وہ محض سر ہلا گئی تو وہ بھی اس کے اب نہ رونے کی تسلی کرتے گاڑی اسٹارٹ کر گئے وہ جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتے تھے کیونکہ اس وقت ان کا غصہ سوا پر تھا جو صرف روحی کی وجہ سے وہ دبائے بیٹھے تھے پر ان کی آنکھوں سے نکلتے شرارے دیکھتے لگ رہا تھا کہ آج داؤد سکندر کی خیر نہیں تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆

لغزشوں سے ماورا تو بھی نہیں، میں بھی نہیں۔۔۔۔۔ دونوں انساں ہیں، خدا تو بھی نہیں، میں بھی نہیں اور برواٹس اپ'۔۔۔۔۔ وہ جینج کرتا گرمی کے لحاظ سے بلیک ٹراؤزر پر سینڈو بلو کلر کی شرٹ پہنے ماتھے پر بال بکھیرے تراب کے پہلو میں اتا گرنے کے انداز میں بیٹھتے پوچھنے لگا اس گھر کے سبھی بچوں کو یوں صوفے پر اچھل کر گرنے کی عادت تھی کیونکہ ان کے لیدر کے صوفوں پر یوں گر کر بیٹھنے سے

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک دم سے نیچے جاتے اور پھر واپس اپنی اصلی حالت میں آجاتے۔ تبھی ہر کوئی فری کے جھولوں سے لطف اندوز ہوتے تھے۔۔۔۔

یار وہی پرانی وکیل اور قیدیوں والی زندگی۔۔۔۔۔ فواد کے کندھے پر سے ہاتھ گزر کر رکھتا وہ نیند کے باعث آنے والی جمائی روکتا بولا وہ رات ایک کیس اسٹڈی کرنے کے باعث پوری رات سونہ سکا تھا اور پھر صبح سے وہ بورینگ فردوس صاحب کے ساتھ تھا اور اب نیند کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی پر جب تک روحی گھر نہیں آجاتی وہ سو نہیں سکتا تھا کیونکہ آج فرسٹ ٹائم وہ تراب کے ساتھ نہیں آئی تھی تبھی اس کو دیکھ کر وہ تسلی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یار برواپ تھک نہیں جاتے۔۔۔۔۔ وہ اس کی حالت پر ایک تفصیلی نگاہ ڈالتے پوچھنے لگا کیونکہ وہ ایک ہی کام روز روز کر کے بور ہو جاتا تھا تبھی اس سے پوچھنے لگا کہ کیا وہ اپنی اس روٹین سے بور نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

میں وکلات سے کبھی بور نہیں ہو سکتا بیکوس وہ میرا پروفیشن نہیں میرا پیشہ ہے 'ہاں البتہ بیریسٹر فردوس کی دھیمی دھیمی آواز میں ہوتی۔ نبینھا ہٹ سے ضرور بور ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ پہلی بات فخر

Posted On Kitab Nagri

اور جوش سے بولتا آخر میں اپنے سنیر فردوس صاحب کا ذکر کرتا مر جھا گیا کیونکہ وہ بہت نرم اور ٹھنڈے مزاج کے مالک تھے اور بالکل ٹھنڈے ہی تھے۔۔۔۔۔

بری بات کوئی اپنے استاد کے بارے میں یوں بولتا ہے شرم کرے برو'۔۔۔۔۔ تراب کے اکتائے لہجے کو نوٹ کرتے وہ اپنی امدتی مسکراہٹ کو چھپائے طنزیہ اس کی بات پکڑتا بولا۔۔۔۔۔

تو اور غلا بھی تو تم ہی رہیں ہو' دفعہ ہو دو غلے انسان۔۔۔۔۔ فواد کو بات پلٹتے دیکھا وہ ایک زوردار دھموکا اس کی کمر میں جڑتا غصے سے بولا تو بدلے میں اس کا قہقہہ لاونج کی فضا میں گونجا جو اندراتے سکندر ماموں نے باغور سنا تھا۔۔۔۔۔

ارے واہ بڑے قہقہ لگ رہیں ہے کونسی باتیں ہو رہی ہے"۔۔۔۔۔ انھوں نے اندراتے فواد کو یوں صوفے پر گرے ہنستے دیکھ مسکراتے سرسری سا پوچھا ان کے پیچھے آغا ابراہیم اور فرقان ماموں بھی اندر آئے تھے وہ کرنل صاحب کے گھر سے سیدھا یہی آئے تھے۔۔۔۔۔

اٹس پرسنل چاچو"۔۔۔۔۔ تراب کے سنجیدہ چہرے پر نظریں ٹیکائے وہ ہنستا ہوا سکندر ماموں سے گویا ہوا تو وہ مسکراتے سر نفی میں ہلائے سٹینگ ایئرے کی طرف بڑھے ان کی ہی تقلید میں آغا ابراہیم بھی چل دئے کیونکہ انھوں نے بزنیس کے حوالے سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کونسی پرسنل باتیں اہمہمہم' ---- اپنے بھائیوں کے جاتے فرقان ماموں چہرے پر معنی خیزی مسکراہٹ سجائے ان کے قریب قدرے جھکتے رازدانہ انداز میں پوچھنے لگے تو تراب نے گھور کر اپنے اس جوان چاچو کو دیکھا جو کہی سے بھی ان کے چاچو نہیں لگتے تھے نہ عمر سے اور نہ حرکتوں سے وہ کافی ینگ تھے اور کچھ اپنے جوان بھائیوں کے ساتھ مل کر بن جاتے تھے۔۔۔۔

ہم گندی باتیں کر رہیں تھے' ---- ان کے یوں دلچسپی لیتے انداز میں پوچھنے پر تراب نے آنکھیں چھوٹی کیے انھیں گھورتے کہا جس پر ان کی وہ معنی خیزی والی مسکراہٹ مزید پھیلی۔۔۔۔۔ کیوں کیا گالر فرینڈ کے ساتھ۔۔۔۔ وہ انکھ وانک کیے شرارتی انداز میں اسے اشارہ کیے پوچھنے لگے وہ جانتے تھے ان کے یہ نیک گالز الرجک بھاتیجے ایسے نہیں ہے پر انھیں چھیڑنے میں انھیں مزہ اتا تھا

Kitab Nagri

استغفار اللہ' ---- ان کی بات کا مطلب سمجھتے تراب دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا اور صوفے سے اٹھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ جب تک بیٹھا رہے گا تب تک اس کے چاچو کے اندر چھپی چھیچھوری آتما جاگی رہے گی تراب کو سڑھیاں چڑھتے دیکھ وہ اپنی نظروں کا زواہ فواد کی طرف کر گئے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ڈونٹ چاچو' مجھے سے ایسی گندی باتیں تو کیجئے گا بھی مت۔۔۔۔ ان کی شرارت سے بھری نظریں خود پر محسوس کرتے وہ انگلی اٹھائے ان کے بولنے سے پہلے ہی وراں کرتا تراب کے پیچھے ہی اس کے کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔

پھٹو کہی کے۔۔۔۔۔ ان دونوں کو یوں جاتا دیکھ وہ مسکراتے ہوئے بولے اور ایک آخری نظر سڑھیاں چڑھاتے فواد پر ڈالتے وہ اپنے بھائیوں کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

ان گاڑی اتی مبین منزل کے پورچ میں رکی۔ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے وہ نیچے اترے اور دوسری طرف سے اتے وہ اس کی طرف کا دروازہ کھول گئے اور جھک کر اس کا سیٹ بیلٹ کھولنے لگے جس پر اس نے اپنی سرخ ہوتی گرے رنگ آنکھوں کو اٹھائے مقابل کو دیکھا اور ان کے اشارہ کرنے پر وہ گاڑی کے دروازے کو تھامتی نیچے اتری۔۔۔۔۔

حورے روجی اپنے کمرے میں ہے کیا' نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔ سبین مامی جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی واپس آئی تھی ڈائینگ پر سلاد بناتی حورے بیگم کو دیکھتی پوچھنے لگی ان کے پیچھے ہی زبیدہ مامی بھی سڑھیاں اترتی اس ہی طرف ارہی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بھا بھی وہ لوگ تو ابھی ائے ہی نہیں۔۔۔۔۔ بھا بھی کیسی طبعیت ہے اپکی۔۔۔۔۔ انھوں نے ایک نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھتے بتایا جبکہ ہاتھ میں پکڑی چھری بڑی صفائی سے کھیروں کا قتل کر رہی تھی ان سے کہتی وہ پیچھے سے اتنی زبیدہ مامی سے پوچھنے لگی جو اگر ان کے بائیں جانب کی کرسی دھکیلتی بیٹھ رہی تھی۔۔۔۔۔

شکر الحمد للہ اب ٹھیک ہے "۔۔۔۔۔ وہ نرم مسکراہٹ سے بولتی ہوئی بیٹھی دوپہر سے ان کا بلڈ پریشیر ہائی ہو رہا تھا جس کی وجہ سے وہ دوائی کھا کر سو گئی تھی۔۔۔۔۔

پانچ بج رہیں ہے وہ لوگ اتنا لیٹ تو کبھی نہیں ہوئے "۔۔۔۔۔ سبین مامی وال پر لگی گھڑی پر نظر مارتے فکر مندی سے کہنے لگی جبکہ ان کے برعکس حورے بیگم پر سکون تھی کیونکہ وہ جانتی تھی ان کی بیٹی کے لیے فکر مند ہونے والے اس گھر میں بہت سے لوگ موجود تھے۔۔۔۔۔

آجائے گے اپ "۔۔۔۔۔ ان کے یوں فکر مندی پر وہ مسکراتے کچھ کہنے لگی جب دروازے سے داخل ہوتے نفوسوں کو دیکھتے ان کی بات لبوں کے بیچ میں ہی ادھوری رہے گئی۔ آنکھیں پتھرائی۔ ان کو یوں شاک کی حالت میں جاتے دیکھے ان دونوں نے بھی ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں

Posted On Kitab Nagri

سے آغا فارذ اس کا ہاتھ پکڑے اندر رہیں تھے بکھرے بال، مٹی سے گند اسفید یونیفارم، روتی آنکھیں، کپکپاتے لب انھیں کچھ غلط ہونے کا اندیشہ دے رہیں تھے۔۔۔۔۔

روحی "۔۔۔۔۔ سب سے پہلے حورے بیگم ہوش میں اتی اس کی طرف بھاگی تو وہ بھی مزید روتی آغا فارذ کی پنہاؤں میں نکلتی اپنی ماں کی نرم آغوش میں اتی سمائی اپنی لاڈلی کو یوں روتا دیکھ سبین مامی اور زبیدہ مامی بھی پریشانی سے اگے بڑھی۔۔۔۔۔

آغا کیا ہوا ہے گڑیا کیوں اس طرح سے رو رہی ہے۔۔۔۔۔ اس کو ہچکیوں سے روتے دیکھ زبیدہ مامی آغا فارذ کی جانب دیکھتی نم سے لہجے میں پوچھنے لگی اس کے یوں رونے پر وہ خود بھی رونے کے قریب تھی۔۔۔۔۔

روحی میری جان کیا ہوا 'میرا دل دھلا رہا ہے کچھ تو بتاؤ بچے۔۔۔۔۔ اس کی پیٹھ سہلاتی حورے بیگم اس کے اس طرح سے رونے پر پوچھنے لگی وہ کبھی اس طرح سے نہیں روتی اور آج اس کا رونا سب لوگوں کو فکر میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آغا کیا بات ہے '۔۔۔۔۔ آغا براہیم نے ایک نظر حورے بیگم کے سینے سے چمٹی مرہا کو دیکھتے آغا فارذ کی طرف رخ موڑتے سرد سے لہجے میں پوچھا اس کے انسو ان کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہیں

Posted On Kitab Nagri

تھے وہ جو ہاتھوں کی موٹھیاں بھینچتے بامشکل اس کا رونا برداشت کر رہیں تھے اپنے بابا کے پوچھنے پر ضبط کی انتہا کرتے ایک ایک بات انھیں بتانے لگے جیسے جیسے وہ بتا رہیں تھے ویسے ویسے ہی وہاں کھڑے نفوس صدمے کی کیفیت میں جا رہیں تھے۔۔۔۔

کون تھے وہ جنھوں نے آغا خاندان کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ آغا فارذ کے بتانے پر آغا ابراہیم غصے کی شدت سے دھڑے ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان آدمیوں کی جسم کے پرچے اڑا دیتے جنھوں نے ان کے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی جرات کی تھی اور ایسا ہی حال سکندر ماموں اور فرقان ماموں کا بھی تھا۔۔۔۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

چپ میری جان میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے'۔۔۔۔۔ وہ اب زبیدہ ماما کے سینے سے لگی ہوئی تھی جب وہ اس کے سر پر بوسہ دیتی روتے ہوئے کہنے لگی ان کے خود اپنی لاڈلی پر گزری تکلیف کا سنتے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

ریلیکس بابا' طلال انھیں لے گیا ہے پولیس اسٹیشن'۔۔۔۔۔ ان کے غصہ کرنے پر وہ انھیں ریلیکس ہونے کا کہتے خود جا کر صوفے پر سر جھکا کر بیٹھ گئے ان کا ضبط جواب دے رہا تھا مقابل کے بہتے آنسو دیکھ کر۔۔۔۔۔

چلے بھائی پولیس اسٹیشن میں ان حرام خوروں کو زندہ نہیں چھوڑو نگا۔۔۔۔۔ سکندر ماموں طیش میں اتے ان سے کہنے لگے جن کا تو پہلے ہی غصہ سوا پر تھا ان کے برعکس فرقان ماموں نے خود پر کنٹرول کیا

Posted On Kitab Nagri

ہوا تھا شور کی آوازیں سنتے اوپر سے تراب اور فواد بھی اچنبھے سے لاونج میں کھڑے نفوسوں کو دیکھتے سڑھیاں اترتے اس ہی طرف انے لگے۔۔۔۔۔

بھائی ابھی وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا ہے وہ ویسے ہی ابھی پولیس کی تحویل میں ہے ہمیں چاہیے ہم اس وقت گڑیا کو سنبھالے اسے ابھی ہماری ضرورت ہے۔۔۔۔۔ سکندر ماموں کو غصہ کرتا دیکھ وہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے نرم سے لہجے میں سمجھتے ان کی توجہ صوفے پر زبیدہ مامی کے سینے میں چھپی مرحا کی طرف کروا گئے جو جب سے ائی تھی صرف روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا اپ لوگوں اس طرح کیوں کھڑے ہے۔۔۔۔۔ تراب ان کی طرف اتا ایک نظر سر جھکائے بیٹھے آغا فاد کو دیکھتے ان تینوں کی طرف مشترکہ دیکھتے پوچھنے لگا روجی پر ابھی اس کی نظر نہیں پڑی تھی جبکہ فواد فوراً سے آغا فاد کی طرف لپکا تھا۔ تراب کے پوچھنے پر فرقان ماموں نے اسے ساری بات بتادی جو آج ان کی لاڈلی پر گزری تھی ان کی بات سنتے اس نے بے یقینی سے روتی روجی کو دیکھا جس کا منہ تو نہیں نظر ا رہا تھا البتہ اس کا باقی سراپہ دیکھتے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ سب سچ کہے رہیں تھے۔۔۔۔۔

بھیا اپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ ان کے قریب بیٹھتا وہ نرمی سے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے استغفار کرنے لگا پر وہ اس وقت کچھ بولنے کی کنڈیشن میں نہیں تھے تبھی یونہی سر جھکائے بیٹھے رہیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گڑیا'۔۔۔۔ اس نے صوفے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے پیار سے اس کے بال سنوارتے اسے پکارا تو وہ جو کب سے ان سے لگی روئے جارہی تھی تراب کی آواز سنتے اس نے اپنا چہرہ اٹھائے اس کی طرف دیکھا سفید چہرہ رونے کے باعث سرخ ہو چکا تھا جبکہ گرے رنگ نمی لیے آنکھوں میں اس کو لے کر شکوہ تھا جسے دیکھتے تراب نے اسے خود سے لگایا۔۔۔۔

بھیا' انھوں نے ہمیں چھو ا تھا اور 'اور تھپڑ بھی مارے' وہ بہت گندے تھے۔۔۔۔ تراب کے سینے میں منہ چھپاتی وہ ایک بار پھر سسکتی ہوئے خود پر گزری قیامت کے متعلق اسے بتانے لگی تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی زبیدہ مامی تو خود اپنے انسوپونچھ رہی تھی جبکہ سبین مامی روتی حورے بیگم کو چپ کروا رہی تھی۔۔۔۔

ان کی وجہ سے میری گڑیا کی آنکھوں سے جتنے آنسوؤں بہے ہے نہ انھیں ان سب کا حساب دینا پڑے گا۔۔۔۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ بولا اس وقت اس کا غصہ بھی آغا فارز سے کم نہ تھا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج تو مزہ ہی اگیارافع کی جیب خالی کروا کے '-----' وہ ہنستا ہوا حیدر کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتا بولتا اندر داخل ہوا جہاں اس کے لیے پنچائیت تیار بیٹھی تھی سب کو یوں ایک ساتھ اکٹھا دیکھ ان دونوں نے ایک ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور ایک نظر ان سب لوگوں کو جن کا دھیان بھی ان کی طرف ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ارے واہ یہاں تو سب ایسے موجود ہے جیسے بھیاکارشتہ کر رہیں ہو۔۔۔۔۔ داؤد نے اپنے ازلی مزاحیہ لہجے میں ان سب کی طرف دیکھتے ہنستے ہوئے کہا وہ ابھی اپنے دوسرے جانب بیٹھے آغا فارذ کو دیکھ نہ سکا تھا جو کہ سرد نگاہوں سے اسے گھور رہیں تھے۔۔۔۔۔

کہاں تھے تم '-----' اس سے سب سے پہلے سوال پوچھنے والے سکندر ماموں تھے جو اپنے اس نکمی اور ڈھیٹ اولاد کو تند ہی نظروں سے گھور رہیں تھے جبکہ وہ ان کی گھوری کو اوائیڈ کیے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ ڈیٹ کرنے گیا تھا گالر فرینڈ '-----' ماحول میں چھائے معنی خیز سکوت کو سیریس لیے بغیر وہ ڈھیٹائی سے مسکراتا سکندر ماموں کو چھیڑنے کے انداز میں کہنے لگا مگر اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایک زناٹے دار تھپڑ اتا اس کی گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھپڑ کی گونج اتنی تھی کہ تراب کے سینے سے لگی مرہا بھی نظر اٹھائیں داؤد کو پڑنے والے تھپڑ پر ششدر ہے گی تھی ایسا ہی کچھ حال داؤد کا بھی

Posted On Kitab Nagri

تھا جو اپنے سنسناتے ہوئے گال پر ہاتھ رکھے آنکھوں کو پھیلائے اپنے سامنے کھڑی ہستی کو دیکھنے لگا جیسے یقین چاہ رہا ہوں کہ اسے تھپڑ مارنے والے وہی ہی تھے۔۔۔۔۔

بھیا"۔۔۔۔۔ بے یقین نظریں آغا فارذ کے غصے سے متمتاتے چہرے پر ٹیکائے اس نے صدمے سے بھری آواز میں پکارا مگر اس کی یہ پکار ان کی دھڑ میں کہی دب کے رہے گئی۔۔۔۔۔

کہاں تھے تم داؤد سکندر "۔۔۔۔۔ وہ اتنی زور سے چلائے کہ بے سخطا داؤد نے اپنے قدم پیچھے لیے باقی سب بھی حیران و پریشان انھیں دیکھ رہیں تھے جن کا غصہ آج آسمان کو چھو رہا تھا آج سے پہلے کسی نے انھیں اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

بھیا" ممم 'میں دوس' دوستوں کے ساتھ۔۔۔۔۔ ان کے جاہ جلال سے بھرے چہرے کو دیکھتے اس نے اپنی صفائی دینی چاہی وہ ابھی مرحا کے ساتھ ہوئی ٹریجیڈی سے لاعلم تھا دوسری طرف حیدر دل میں کلمہ پڑھ رہا تھا کہ شاید اگلا نمبر اس کا تھا۔۔۔۔۔

دوستوں کے ساتھ تھے لہجہ کر رہیں تھے 'خود پر ڈالی ذمہ داری کو فراموش کیے موصوف دعوتیں اڑا رہیں تھے گریٹ!۔۔۔۔۔ اس کی بات پر انھوں نے ایک زہریلی مسکاں لبوں پر سجائے سب کی طرف دیکھتے تالی بجاتے کہا تو وہ سمجھا کہ شاید وہ یہ سب مزاق کر رہیں تھے اس کے ساتھ ابھی وہ اس ہی

Posted On Kitab Nagri

خوش فہمی میں تھا جب ایک اور سنسناتا زوردار تھپڑاتے اس کی دوسری گال پر بجا ب کے مارے گے تھپڑ میں اتنی شدت تھی کہ وہ ایک لمحے کو ڈگمگمایا۔ ایک اور تھپڑ داؤد کے گال کی زینت بتا دیکھ روحی نے آغا فارز کے غصے کو دیکھتے اپنے کپکپاتے ہاتھوں میں تراب کی شرٹ دبوچی وہ جو داؤد اور آغا فارز پر نظریں ٹیکائے ہوئے تھا روحی کو ڈرتا دیکھ اپنی شرٹ دبوچے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتا اسے اپنے ساتھ کی تسلی دینے لگا۔۔۔

جناب لہجہ کر رہیں تھے بھلے اپنے گھر کی عزت روڈوں پر رلتی پھریں، دوستوں کے ساتھ پارٹی کرتے ان حواس پرست مردوں کو دعوت دے رہیں تھے کہ آو اور ہمارے گھر کی عزت کو روڈ پر نیلام کرو ہاں۔۔۔۔۔ وہ اس کے گریبان کو دبوچے اتنی تیز بول رہیں تھے کہ ان کا ایک ایک الفاظ فضا میں چھائی خاموشی میں گونج رہا تھا باقی سب خاموش تماشا بنے بیٹھے تھے۔ وہ جو اسے دوستوں کے ساتھ لہجہ کرتے دیکھ چکے کہ وہ آرام سے بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اور ان کی گڑیادھوپ میں سرکیں ناپ رہی تھی انھیں اس وقت مقابل پر اتنا غصہ ا رہا تھا کہ وہ مارا مار کے اس کا برا حال کر دیتے۔۔۔۔۔

نہیں 'بھیا وہ کلاس فیلو' 'کک' 'کاڈرا نیور ننن' 'نہیں ایا تھا تو' 'ہم اسے "ڈراپ کرنے" گئے تھے۔۔۔۔۔ حیدر جسے ابھی بھی معاملے کی نازکت کی سمجھ نہیں لگی تھی بس اپنے یارا کو بچانے کی خاطر ایک نیا جھوٹ

Posted On Kitab Nagri

گڑ گیا اس کے بولے گے جھوٹ پر آغا فارز نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے گھور کر اسے دیکھا جس پر وہ فوراً بوکھلاتا نظریں چرا گیا۔۔۔۔۔

واہ دوسروں کی عزتوں کی بڑی پرواہ ہے اپنی عزت چاہے باہر سڑکوں پر نوچی جائے اس سے فرق نہیں پڑتا تم لوگوں کو۔۔۔۔۔ وہ جانتے تھے حیدر نے بس ایک بہانہ گڑھا ہے پر پھر بھی اس کے یوں جھوٹ بولنے پر انھیں مزید پتنگہ لگے تھے تبھی ایک زوردار تھپڑاب کی بار حیدر کے رخسار پر بجا تھا وہ اس پر ہاتھ اٹھانا نہیں چاہتے تھے پر داؤد کی بے جا حمایت لیتے دیکھا ان کے غصے کا گراف مزید بڑھا تھا جبکہ ان کی بات سمجھتے داؤد نے ایک حیران کن نظر تراب کے سینے سے لگ کر کھڑی مر حاکو دیکھ جس کا ہچکیاں کھاتا وجود اسے بہت کچھ سمجھا گیا تھا داؤد کے دیکھنے پر اس نے بھی اپنی پر نم شکوہ کن نگاہیں اٹھائے اسے دیکھا اس کی شکوہ و شکایت کرتی نگاہوں میں دیکھتے اس نے بے سحتا اپنی نظریں پھیری

www.kitabnagri.com

سوچا ہے ذرا اگر آج میں وہاں نہیں پہنچتا تھا تو وہ گھٹیا شخص اس کے ساتھ کیا کر جاتا تمہیں انداز ہے پر! پر تمہیں کیوں انداز یا احساس ہو گا تم تو پارٹی ایجوائے کرو دوسروں کی عزتوں کو سر پر چڑھا کر انھیں پک اینڈ ڈراپ کرو پھر بھلے کوئی تیج خاندان کا گندہ خون آکر آغا ہاؤس کی عزت کو نوچ کر کسی کچرے

Posted On Kitab Nagri

کے ڈھیر میں پھینکے جائے ہمیں کونسا فرق پڑتا ہے ہیں نہ داؤد سکندر ---- ان دونوں کے شرمندگی سے جھکے سر کو دیکھتے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتے جہاں وہ اپنے ادا کیے گئے لفظوں سے وہاں کھڑے لوگوں کے رونگھٹے کھڑے کر رہیں تھے وہی وہ دیوانہ وار ان کے سرخ بھینچے جبرے لیے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو ابھی کچھ نہ ہونے پر یوں قہر بنے برس رہیں تھے اگر اس کے ساتھ آج کچھ ہو جاتا تو وہ کیا کرتے شاید اس دنیا کو تہس نہس کرتے اگ لگا دیتے " اور یہ وہ وقت تھا جب آغا فارذ کو لے کر مرحایوسف کا دل پلٹا تھا۔۔۔

جاری ہے



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

